BROWN
BOOK ONLY



پرشیا کا گلدان

یعنی

سچ کي کاميابي کا ايک دلچسپ قصه

جسکو

حسب فرمایش جناب آنریري مینجر صاحب محمدن کالج

بک ڈپو علي گڈه

عبدالمغني صاحب سابق متعلم مدرسةالعلوم علي گڈه نے

انگریزي سے اُردو میں ترجمه کیا

اور

باهتمام مولوي ممتازالدین صاحب انسٹیٹیوٹ پریس علیگڈه میں

طبع هوکر محمدن کالج بک ڈپو علي گڈه سے شایع هوا

سنه ۱۹۰۹ع

طبع اول

قیمت ۴؍

تمہید

اکثر خیال آتا تھا کہ سر سید علیہ الرحمۃ کے انتقال اور شمس العلما مولانا شبلی نعمانی و مسٹر آرنلڈ کے کالج سے تشریف لیجانے کے بعد علی گڑھ کالج سے تصنیف و تالیف کا سلسلہ بالکل مسدود ہوگیا جو قابل افسوس ہی ان ہی دنوں میں یعنی اواخر سنہ ۱۹۰۱ع میں مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر اخبار البشیر جنہوں نے اپنے تئیں قومی کاموں کے لیئے وقف کردیا ہے اور قومی ترقی کی دھن میں ہمیشہ لگے رہتے ہیں کالج میں تشریف لائے اور اثنائے گفتگو میں علی گڑھ کالج سے تصنیف و تالیف کا سلسلہ بند ہونے کا ذکر آیا اُنہوں نے فرمایا کہ موجودہ لوگوں کو اگر مستقل تصنیف و تالیف کی فرصت یا قابلیت نہیں ہی تو کم از کم ترجمہ کے ذریعے سے انگریزی خزانوں کے موتیوں سے اپنی زبان کو مالا مال کیوں نہ کیا جائے اور اس کا مدرسۃ العلوم کی چار دیواری میں بہت اچھا موقعہ ہی کالج کے کئی سو مستعد طلبا میں سے کچھ ایسے ضرور نکل آئینگے جو انگریزی سے اُردو میں اچھا ترجمہ کرسکیں اور اُن کو کالج بک ڈپو کی طرف سے ترجمہ کا معاوضہ دیا جائے اس طرح سے ایک پنتھ دو کاج ہونگے طلبا کو مالی امداد ملیگی اُن کو ترجمہ کرنے کی مشق ہوگی اور اس ذریعے سے اُردو زبان کے سرمایہ میں بہت کچھ اضافہ ہوگا میں نے اس مشورہ پر عمل کرنے کی کوشش کی — مسٹر آرنلڈ و مسز ماریسن کے مشورہ سے چند کتابیں منگا کر بعض طلبا اور ماسٹروں کو ترجمہ کرنے پر آمادہ کیا — یہہ خیال ابھی لوگوں کے دماغوں میں تازہ تھا کہ اُس نے اجلاس کانفرنس سنہ ۱۹۰۲ع منعقدہ دہلی میں انجمن ترقی اُردو کی شکل اختیار کی اور اس کام کو ایک لایق جماعت نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور میری تحریک کی چنداں ضرورت نرہی مگر بعض ترجمے ہوگئے تھے جو بعض وجوہ سے جلد شایع نہ ہوسکے منجملہ اُن کے ایک ترجمہ مس ایجورتھہ ینگ کی مشہور کتاب موسومہ مارل ٹیلز کا ہوا تھا اس کتاب کے اخلاقی قصے مختلف لوگوں کو تقسیم کردیئے گئے تھے — چنانچہ ایک قصہ کا ترجمہ مولوی جلال الدین حیدر صاحب

ایم - اے سابق اسسٹنٹ ماسٹر مدرسۃالعلوم علی گڈہ حال اسسٹنٹ ماسٹر چیفس کالج لاہور نے کیا جو فرانسیسی معلمہ کے نام سے شایع ہوا ھی اور کالج بک ڈپو سے ۸/ قیمت پر دستیاب ہوسکتا ھی — اس قصہ کی تمہید میں مولوی جلال الدین حیدر صاحب نے اپنی وفور محبت سے جو کچھہ میرے باب میں لکہا ھی میں اُس کا مستحق نہیں ہوں درحقیقت ترجمہ کی تحریک کے اصلی محرک مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر اخبار البشیر تھے جنہوں نے مجھکو یہہ خیال دلایا تہا پس جو کچھہ ترجمے کی تحریک کے متعلق میرے باب میں کہا گیا ھی وہ مولوی بشیر الدین صاحب کے متعلق سمجھنا چاھیئے - اخلاقی قصوں کے سلسلہ میں ایک قصے کا ترجمہ مولوی عبدالغنی صاحب سابق طالب علم مدرسۃالعلوم علی گڈہ نے کیا تھا جو اس وقت پرشیا کے گلدان کے نام سے پبلک میں پیش کیا جاتا ھی اور توقع ھی کہ اُردو داں پبلک اس سے سچائی کا عمدہ سبق حاصل کریگی — اس کے علاوہ بعض اور کتابوں کے ترجمے بھی اُس وقت ہوئے تھے جو آیندہ شایع ہونگے - ولایت حسین آنرری مینجر کالج بک ڈپو مدرسۃالعلوم علی گڈہ ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پرشیا کا گلدان

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازراں بر سنگ

فریدرک دویم شاہ پرشیا نے جب سیکسنی کو فتح کیا تو وہاں کی حرفت گاہیں دیکھکر اُسکو اپنے پایۂ تخت میں بھی چینی کا کارخانہ قایم کرنے کا خیال ہوا چنانچہ بہت سے کاریگر منتخب کرکے اُن کو اپنے ہمراہ چلنے کا حکم دیا جس میں ایک نوجوان حسین ماہرفن لڑکی تھی جس کی نقاشی کے نمونے کار خانہ کا معائنہ کرتے وقت جب بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے تو اُنہیں بہت پسند آئے تھے — وہی مایۂ نازو ذریعۂ معاش دستکاری اس وقت ان بیچاروں کی جلا وطنی کاباعث ہوئی اُن کو اپنا گھر بار عزیز و اقارب دوست آشنا سبکو چھوڑ بادشاہ کے ہمراہ غیر ملک کو جاناپڑا وہ ماہرفن لڑکی مٹی کے برتنوںپر نقش کیا کرتی تھی اور رنگسازی کے ہنر میں یکتاے فن سمجھی جاتی تھی — مگر جبسے پیاراوطن چھوٹا اُس کےدل پسند ہنر کی صفائی و خوبی بھی جاتی رہی یہہ بیچاری ہمیشہ غمگین اور اُداس رہتی کبھی کبھی جو مارے باندھے کام کرتی تو اُس میں اگلی سی خوبی کا نام بھی نہوتا — اگرچہ ان صناع قیدیوں کا محافظ اس کی غمزدہ صورت دیکھکر اسپر بہت رحم کھاتا تھا مگر بادشاہ کے خوف سے اکثر یہی کہا کرتا تھا کہ اب کے جو بادشاہ سلامت معائنہ کو تشریف لائینگے تو میں تمہاری کامچوری اور سستی کی ضرور شکایت کرونگا *

بادشاہ سلامت عنقریب هي آنے والے تھے کیونکہ گو اُن کو مہمات جہانداري بہت هي درپیش رهتي تھیں مگر اُنہوں نے مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ یہہ کارخانہ قایم کیا جاے — اس لیئے اکثر قدم رنجہ فرماتے تھے تاهم وقت مقررہ پر بادشاہ سلامت کا آنا نہوسکا - یہاں آنے سے قبل وہ یہودیوں کي نمایش میں پاتسدم تشریف لیگئے جہاں اُن کا ارادہ ایک یہودي دستہ طیار کرنے کا تھا باوجودیکہ یہودیوں کي نمایش نہایت دلچسپ تھي مگر نہیں معلوم ایسا کیا امر ناگوار گذرا کہ وهاں سےسودهے محل سان‌ساؤسي میں تشریف لے گئے اور صبح کا باقي وقت بالکل تنہائي میں گذار دیا — گذشتہ شب کو بادشاہ کے روبرو ایک انگریز سیاح پیش هوا تھا جو کچھہ عرصہ پیرس میں نواب لاراگیس کے همراہ مٹي کے برتنوں کے متعلق تجربہ کرنے کے لیئے رها تھا اور اُس نے اس فن کے ماهر مسٹر وبچ ووڈ باشندہ ایٹروریا سے اسبارہ میں بہت کچھہ حاصل کیا تھا اور اب شاہ عالم پناہ نے اُس کو اپنے کار خانہ کے نئے تجربوں کا امتحان کرنے کو بلایا تھا — جب یہودي نمایش ختم هوچکي تو انگریز سیاح حسب فرمان اعلی حضرت برلن میں ظروف سفال کا کارخانہ دیکھنے گیا — اپنے یہاں کي طرز کي عمدگي اور اپنے وطن کي بڑائي جتانے کو اُس نے وہ نمونے دکھانے شروع کیئے جو اُس کے پاس تھے کل شرفا جو بادشاہ کے استقبال کو حاضر تھے اُس کے گرد جمع هونے لگے ان میں ایک نواب زادہ آگسٹس لانس کا بھي تھا اس کا مولد تو پولینڈ تھا مگر اس کي تربیت پر شیا میں هوئي تھي اور پاتسدم کے جنگي اسکول کا تعلیم یافتہ تھا — بادشاہ سلامت نے اس کي عالي حوصلگي اور پر جوش طبیعت پر کئي دفعہ اظہار خوشنودي فرماکے اُس کو اپنے همسروں میں خاص طور پر ممتاز کردیا تھا مگر وہ عالي همت اور بلند نظر تھا — اس حوصلہ افزائي اور تعریف سے کم ظرفوں کي طرح جامہ سے باهر نہیں هوا اور نہ خود فراموشي میں مبتلا هوا — اس کي طبعي حریت نے اُس غلامي کي صفت سے جسے خوشامد کہتے هیں اس موقع پر بھي اسے باز رکھا — وہ همیشہ بادشاہ سلامت کے خصائل حمیدہ کا بڑا مداح تھا - مگر ساتھہ هي ذات شاهي کے عیوب بھي اُس کي نظر میں تھے —

اور بعض اوقات دور اندیشي کے خلاف اپني حیثیت سے گذر کر ایسي بات کہہ بیٹھتا تھا جو چھوٹا منہ بڑي بات کي مصداق ہوتي تھي - اس وقت انگریز سیاح سے وہ اپنے بادشاہ کي بڑي تعریف کر رہا تھا ہر پہلو سے اُس کو بڑھا رہا تھا - اثناے گفتگو میں کہیں اُس کي زبان سے نکل گیا کہ خود مختار بادشاہ کي حکومت میں واقعي بہت نقصان ہیں اور یہہ کہنے سے اُس کي مراد یہہ تھي کہ گویا اُسکے بادشاہ کي ذات جمہوري سلطنت کے اوصاف کي جامع تھي *

سیاح نے کارخانے میں داخل ہوتے ہوئے نہایت آہستہ سے جواب کے طور پر کہا *

سیاح " خود مختار بادشاہ ! خوب ! یہہ آپ نے کیا فرمایا کیا یہہ شاہ فریڈرک خود مختار نہیں ہیں - کیا اس سلطنت کو آپ شخصي سلطنت نہیں سمجھتے ؟ - ہاں البتہ یہہ ہونہار کارخانہ چند دن میں ڈریسڈن کا کارخانہ بن جاے گا اور دنیا کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا — مگر دیکھئے نا — ان کاریگروں کے چہروں سے معلوم ہوتا ہی کہ جنگي قیدي ہیں اور خود مختار بادشاہ کے مفتوح ہیں " *

وہاں بہت سے چہروں سے مایوسي ٹپک رہي تھي اور اکثر پر اُداسي چھائي تھي *

سیاح - " دیکھیئے جناب اس سراپا غم و اندوہ کي تصویر کو ملاحظہ فرمائیے - اگرچہ محافظ بھي پاس کھڑا ہی مگر کس بیدلي سے کام کررہي ہی - یہي اور سب غلاموں کا حال ہی — ہمارے انگریز کاریگر کاش آپ اُن کو دیکھتے اور ہي طرح سے کام کرتے ہیں " —

لانسکا " تو کیا آزاد لوگ کبھي بیمار نہیں ہوتے - کیا آپ لوگ اپنے بادشاہ کو الزام دیتے ہیں جبکہ رعیت میں سے کوئي شخص بیمار اور زرد پڑجاتا ہی - یہہ عورت تو ظاہر ہی کہ بیمار ہی دیکھئے میں محافظ سے اس کي بابت دریافت کرتا ہوں " *

نواب زادہ محافظ کي طرف مخاطب ہوا اور اُس سے جرمن زبان میں باتیں کرنے لگا مگر اس خیال سے کہ مبادا اُس کے بادشاہ پر الزام آسکے

انگریزي میں ترجمہ نہ کیا اور واپس آکر سیاح کے ساتھہ دوسري گفتگو چھوڑ دي — تھوڑي دیر میں لوگ بہت جمع ہوگئے اور سیاح اُن کو اپنے نمونے دکھانےمیں ہمہ تن مشغول ہوگیا - نواب زادہ فوراً اُس کمرہ میں گیا جہاں وہ صوفیہ کو بڑي بیدلي سے کام کرتے ہوئے چھوڑ گیا تھا اور اُس سے پوچھنے لگا *

نواب زادہ " کیوں - بتاؤ یہہ تمہاري حالت کیا ہی ؟ محافظ کہتا ہی کہ جب سے تم سیکسني سے آئي ہو کوئي کاریگري تم نےنہیں دکھائي اگرچہ مجھے (ایک برتن کي طرف اشارہ کرکے) یہہ برتن بھي تمہارے هي هاتهہ کا رنگا ہوا ہی - کیوں ؟ *

" صوفیہ " هاں جناب رنگا تو میںنے هي هی مگر بڑي منحوس گھڑي کا رنگا هی - نہ میں اُس کو رنگتي نہ بادشاہ سلامت اُس کو پسند فرماتے اور نہ میں اس وقت ——— بیچاري صوفیہ کو اپنے وطن کي یاد اور اپنے عزیزوں کا خیال ایسا آیا کہ اُس کي زبان بند ہوگئي اور آگے ایک لفظ نہ کہہ سکي *

نواب زادہ "هاں - اچھاتوتم اس وقت اگر یہاں نہ هوتیں تو سیکسني میں هوتیں - مگر اب تم سیکسني کو بھول جاؤ یہاں بھي تو خوش رہ سکتي ہو *

صوفیہ " جناب کیسے بھولوں - میں تو اپنے وطن کو بھول نہیں سکتي - میرا دل وهاں کي آب و خورش سے بنا اور پلا هی اور میرے عزیزوں کے اخلاص پیار سے اُس کي پرورش ہوئي هی - نہ وہ دل بدل سکتا هی نہ میں سیکسني کو بھول سکتي ہوں " - ایک کاریگر (نواب زادہ کے پاس آکر) " جناب — سیکسني میں اُس کي شادي ہونےهي والي تھي کہ وہ یہاں کھینچ بلائي گئي بیچاري کي سارے عیش و آسایش کي زندگي خاک میں مل گئي " *

نواب زادہ " کیا اُس کا شوہر یہاں نہیں آسکتا اُس کي شادي تو یہاں بھي هوسکتي هی " *

کاریگر (نہایت دبي آواز سے) " وہ تو یہاں آگیا هی - برلن میں چھپ کر رہتا هی مجھے اُمید هی کہ آپ اُس کو گرفتار نکروائینگے " *

نواب زادہ " نہیں - ہمنے نہ کسی کو گرفتار کرایا ہی نہ اُس کو کراونگا
اُسکو چھپنے کی کیا ضرورت ہی ؟ " *

کاریگر " بادشاہ سلامت کی یہی خوشی ہی کہ صوفیہ اب اُس کو
اپنا شوہر نہ بنائے آپ کوتو معلوم ہوگا بہت سی عورتیں جواسیطرح سیکسنی
سے آئی ہیں مجبور کی گئی ہیں کہ وہ اہل پرشیا سے شادی کریں —
صوفیہ بھی ایک شخص کے حصہ میں آئی ہی، جو کہتا ہی کہ اگر صوفیہ نے
اُس سے ایک ماہ کے اندر اندر شادی نہ کرلی تو وہ بادشاہ سلامت سے
بغیر شکایت کیئے نہیں رہنے کا — محافظ صاحب بھی اُس کی سستی
و کاہلی کی شکایت خداوند نعمت سے کرنے کو ہیں - اگر اُس نے اپنی
حالت درست نہ کی تو اب اُس کی خیر نہیں نظر آتی — ہم تو اُس
سے بہت کچھہ کہتے ہیں مگر اُس کی سمجھہ تو کچھہ ماری سی گئی ہی -
وہ آدھا دن دیوانوں کی طرح بیکار و ملول بیٹھے بیٹھے کاٹ دیتی ہی —
ہمیں اُس پر بڑا رحم آتا ہی — مگر بادشا سلامت مالک ہیں — وہ
خوب جانتے ہیں — اُن کا حکم ماننا چاہیئے " *

نواب زادہ (طیش میں آکر) کم ہمت — بزدل - تم غلاموں سے
بدتر ہو - تم ظالم خود مختار بادشاہ کی حکومت میں رہنے کے لایق
ہو - کہا — "بادشاہ سلامت خوب جانتے ہیں - اُن کا حکم ماننا چاہیئے
خواہ وہ انصاف و انسانیت کے خلاف ہی حکم کیوں ندیں ؟ " *

نواب زادہ یہہ کہکر خاموش ہوگیا - سب لوگ حیران انگشت
بدنداں کھڑے تھے مگر صوفیہ کے چہرہ سے وہ مایوسی کی تاریکی دور
ہوگئی اور اُمید کی خوشی سے اُس کی پیشانی چمکنے لگی - اُس نے اپنا
کام چھوڑدیا اور دوڑکر نواب زادہ کے قدموںپر گر پڑی اور گڑگڑاکر کہنے لگی
صوفیہ " آپ مجھے بچا لیجئے - آپ بچاسکتے ہیں - آپ میں ہمت
اور جرأت ہی اور آپ نواب ہیں آپ بادشاہ سلامت سے عرض کرسکتے
ہیں - مجھے اس نفرت انگیز شادی سے بچالیجیئے " *

جتنے شرفا انگریزسیاح کے گرد و پیش کھڑے تھے جب اُنہوں نے کاریگروں کا
غیر معمولی ہجوم دیکھاتو سب کے سب ادھر بڑھے - صوفیہ ان کو دیکھکر
اٹھہ کھڑی ہوئی اور چپکے سے جاکر اپنے کام میں لگ گئی - نواب

زادہ سواح کا ہاتھہ پکڑ باہر چلدیا اور نہایت بلند آواز میں کہنے لگا *

نواب زادہ لانسکا " آپ سچ فرماتے ہیں - بےشک آپ کا کہنا نہایت سچا ہی فریڈرک ظالم ہی - مگر میں اُس کے شکار کو اُس سے کس طرح چھڑاؤں ایک نوجوان مسٹر البرت لانسکا کا دوست اُس کے پیچھے پیچھے ہولیا کہ کسی طرح اپنے نواب دوست کا غصہ فرو کرے *

البرت " جناب اس درشتی و تندی سے آپ کسی کو نہیں بچاسکتے - یہہ تیز مزاجی و کوتاہ اندیشی آپ کے کسی کام نہیں آنے کی - ہاں الٹا آپکو خطرہ میں ڈالدیگی " *

نواب زادہ نے اپنے دوست کو نہایت سخت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھکر کہا *

لانسکا " تو جناب یہہ آپ کی پست ہمت دور اندیشی بھی کسی کو نہیں بچاسکتی - آپ شوق سے دور اندیش ہوجیئے میں تو ہمت پسند کرتا ہوں " *

" البرت " توکیادور اندیشی و ہمت ایک دوسرے کی ضد ہیں ؟ " *

نواب زادہ - یہہ تو میں جانتا نہیں کہ ایک دوسرے کی ضد ہیں یا نہیں ہیں ہاں اس وقت میں آپسے آپ کے بیہودہ اصول منطق کے موافق گفتگو نہیں کرسکتا - آپ کے لیئے تو صرف منطق ہی ایک چیز خدا نے پیدا کی ہی اس سے بہکر تو آپ کو کچھہ معلوم ہی نہیں ہوتا " *

البرت " جناب نہیں - نہیں آپ کی گفتگو کو تو میں دیکھہ منطق پر بھی ترجیح دیتا ہوں — آپ ہروقت منطق کے عمدہ اصولوں کو نتقنا کچھہ برا بھلا کہتے ہیں - مگر میں آپ سے گفتگو کرنے سے باز نہیں رہتا " یہہ کہتے ہوئے البرت مسکرایا بھی کہ کہیں اُس کا دوست بھی ہنس دے مگر اُس پر کسی چیز کا اثر نہ ہوا *

نواب زادہ " آپ بجا فرماتے ہیں — آپ کے لیئے تو منطق و علم فصاحت کی مشق ضروری ہی آپ کا کام ہی ایسا ہی — مگر میں تو

ایک سیدھی آدمی ہوں — میرے کام کے ہتھیار اور میرے جذبات اور ہیں •

البرٹ " خیر — میں بحث کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا مجھے آپ کے ہتھیاروں کی عمدگی میں کلام نہیں صرف اتنا کہدینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے ہتھیار بھی گو وہ قلم اور زبان ہی ہوں آپ کی خدمت کے لیئے عندالضرورت ہمیشہ حاضر ہیں — میں ہمیشہ آپ کے فائدہ اور نفع کی بات کہنا چاہتا ہوں " اس سنجیدہ اور محبت بھرے جواب سے لانسکا بہت متاثر ہوا اور البرٹ کا ہاتھ ہاتھ میں لیکر کہنے لگا •

لانسکا نہیں معلوم مجھے کیا کیا کچھ پیش آتا اگر مجھے آپ جیسے دوست نہ ملے ہوتے — والدہ صاحبہ اکثر یہی فرماکرتے ہیں — مگر اب یہہ فرمائیے کہ ہم اُس بیچاری عورت کے لیئے کیا تدبیر کریں — کچھہ نہ کچھہ کرنا ضرور چاہیئے " •

کافی غور و تامل کے بعد یہہ قرار پایا کہ بادشاہ کی حضور میں ایک عرضی گزرانیں بات یہہ تھی کہ شاہ فریڈرک اپنی رعیت کی ادنی ادنی درخواستوں پر بھی بہت التفات کرتا تھا — غرض ایک عرضی صوفیہ کے متعلق حضور شاہ میں بھیجی گئی اور نہایت تشویش کے ساتھہ صدور حکم کا انتظار ہونے لگا •

شاہ فریڈرک جب کبھی پاٹسڈم تشریف لاتے تھے تو لانسکا کی والدہ کے ہاں ضرور تشریف لاتے اور عزت افزائی فرماتے - لانسکا کی والدہ بہت ضعیف العمر مگر انتہا درجہ کی قابل بیگم تھیں - وہ اپنے یہاں ایک مجلس منعقد فرمایا کرتی تھیں جس میں دور دور سے علما و فضلا آکر شریک ہوتے تھے خاص کر فرانس کے ادبا جو اس وقت فریڈرک اعظم کے دربار میں تھے اکثر شریک جلسہ ہوتے تھے — صوفیہ کی بابت عرضی دیئے بہت دن نہیں ہوئے تھے کہ بادشاہ سلامت اس مجلس میں رونق افروز ہوئے - جب علمی گفتگو ختم ہوچکی تو شاہ فریڈرک نے انگریز سیاح سے مخاطب ہوکر فرمایا •

بادشاہ " نئیں صاحب — ایچ ووڈ نے تو باربرنی کے گلدان کی نقل اُتاری ہی نا ؟ " *

سہاح (نہایت ادب سے) " ہاں حضور وہ نقل اصل سے اسقدر مشابہ تھی کہ بڑے بڑے مبصر بھی نقل کو اصل سے تمیز نہیں کرسکتے تھے " *

سہاح نے اس گلدان کی بہت تعریف کی اور ایک شاعر کے چند شعر بھی اس گلدان کی تعریف میں اعلی حضرت کو سنائے - بادشاہ سلامت خود بھی شاعر تھے - اس لیئے اشعار کو نہایت غور سے سنکر فرمایا کہ ہم اپنے پرشیا کے گلدان کی تعریف میں خودشعر کہینگے *

سہاح نے یہہ سنکر اُس گلدان کے دیکھنے کی آرزو ظاہر کی بادشاہ سلامت نے فرمایا *

بادشاہ سلامت " ہمارا ارادہ ہی کہ پرشیا کے گلدان کے نام سے ایک گلدان بنوائیں جس کے لیئے انعام دیا جاے — ہمیں اُمید ہی کہ اس طریقہ سے جو گلدان تیار ہوگا وہ نہایت ہی نفیس اور حسب دلخواہ ہوگا - انسان مقتدر اہل الراے ہو تو ہر فن اور ہرہنر کے نمونے حاصل کرسکتا ہی - انسان کے دل انسان کے ہاتھہ اٹلی انگلستان اور پرشیا سب جگہہ یکساں ہیں پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم کامیاب نہوں اور ایسا عمدہ گلدان جیسا کہ باربرنی کا ہی یا ایچ ووڈ والی اُس کی نقل ہی نہ بنواسکیں - مجھے خوب معلوم ہی کہ ہمارے ملک میں بڑے لایق اور قابل اہل فن موجود ہیں — (لانسکا کی طرف دیکھکر) برلن کے کارخانہ میں ایک عورت ہی جو اپنے شوہر کے ساتھہ اپنے وطن سیکسنی کو واپس جانا چاہتی ہی چنانچہ اُس کو بھی دوسرے جنگی قیدیوں کی طرح اپنی رہائی کے لیئے فدیہ ادا کرنا چاہیئے اگر روپیہ نہیں دے سکتی تو کوئی ایسا کام بنادے جو اُس کا بدل ہوسکے — البتہ سستی اور کاہلی پر میں کسی کی کچھہ رعایت نہیں کرسکتا — بادشاہ وقت کا حکم خواہ وہ آئین جہانداری کے موافق ہو یا نہو ماننا چاہیئے یہہ فرماکر بادشاہ سلامت وہاں سے تشریف لیگئے اب لانسکا کے دوستوں کو معلوم ہوا کہ وہ لانسکا کے کوتاہ اندیش الفاظ ضرور بادشاہ سلامت

کے کان تک پہنچ گئے اس خیال کے پیدا ہوتے ہی سب کو لانسکا کی جان معرض خطرہ میں نظر آنے لگی — مگر جب بادشاہ سلامت نے وہی لطف و کرم مرعی رکھا اور بارگاہ دولت میں اسی الطاف و امتیاز سے مخصوص فرمایا جو اس واقعہ سے پہلے معمول تھا تو لوگوں کو نہایت حیرت ہوئی - نواب زادہ کی طبیعت میں سماجت اور خلوص نہایت اعلی درجہ کا تھا یہہ صورت دیکھکر بادشاہ سلامت کے قدموں پر گرپڑا اور نہایت ادب و انکسار کے ساتھہ اپنے بیجا الفاظ کی معذرت کرنے لگا *

لانسکا - " خداوند نعمت مجھے معاف فرمائیں - غصہ میں میری زبان سے حضور کی شان میں ظالم کا سخت بیجا لفظ نکل گیا ہی " *

بادشاہ سلامت " میرے عزیز — تم ابھی بچے ہو اور بچے ہوئے ' بیوقوف ہوئے ان کی باتوں کا میں برا نہیں مانتا — جب تم بڑے ہوگے تو خود جان لوگے کہ ایک ایسے بادشاہ کی دالخلافہ میں رہ کر جس کو تم ظالم سمجھتے ہو بے سوچے سمجھے زبان کھولنا دانشمندی اور دور اندیشی کے سراسر خلاف ہی " (صوفیہ کی عرضی نکالکر) لو اپنی صوفیہ کی عرضی لو *

عرضی پر حسب ذیل حکم تحریر تھا *

" سب کاریگر ایک ایک گلدان بنانے میں اپنی اُستادی دکھلائیں اور اس ماہ کے آخر تک باب عالی میں پیش کردیں جو گلدان سب سے اچھا ہوگا اُس کا نام پرشیا کا گلدان رکھا جائیگا اور بنانے والے یا والی کو اپنے زوج کے انتخاب میں آزادی دیجائیگی نیز وہ اپنے وطن کو واپس جاسکے گا یہیں سکونت اختیار کرنے پر اُس کو پانسو روپیہ کا انعام بھی ملے گا - ہر کاریگر کو چاہیئے کہ اپنے گلدان پر اپنا نام ضرور لکھدے تاکہ انعامی گلدان کے ساتھہ اُس کا نام بھی یادگار رہے *

جب صوفیہ کو یہہ خبر معلوم ہوئی تو حقیقت میں اُس کے مردہ جسم میں جان سی پڑگئی دل میں اطمینان کے ساتھہ اس کام کے کرنے کے لیئے ایک خاص جرات اور ہمت پیدا ہوگئی دل کی افسردگی بالکل دور ہوگئی — خوش خوش اُس نے خدا کا نام لیکر کام شروع کردیا - اُسی پر کیا حصر تھا سب کاریگر خوش تھے کسی کو وطن جانے کا شوق

تھا کوئی انعام ملنے کی اُمید میں بے اختیار ہوا جاتا تھا کسی کو اپنے نام کی شہرت کا خیال تھا غرض ایک تازی اُمید نے سب کے کانوں میں کچھہ ایسا منتر پھونک دیا تھا کہ ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ اُسی کا گلدان پرشیا کا گلدان ہوگا اور اس لیئے سب جان توڑ کر کوشش کر رہے تھے لیکن صوفیہ کی محنت اور جانفشانی سب سے زیادہ تھی اُس کی ان تھک کوششوں کی کچھہ انتہا نہ تھی — کاریگر اپنے نمونے خوش مذاق لوگوں کو دکھاتے اور اُن کی صلاح کے موافق بعض ترمیمیں بھی کرتے تھے غرض انعام جیتنے کے لیئے سارے جتن کر رہے تھے — صوفیہ نے بھی جب اپنا گلدان تیار کرلیا تو والدہ لانسکا کی خدمت میں لا رکھا اُنھوں نے اُس کی نہایت تعریف کی اور صوفیہ کو انعام ملنے کی توقع دلائی اب صوفیہ کی پس و پیش میں پڑی کبھی ٹوٹتی اور کبھی بندھتی اُمید کو کچھہ تقویت ہوگئی امتحان کے دن سارے گلدان شاہی محل سرا کے ایک کمرہ میں حسب الحکم اعلی حضرت ترتیب سے رکھے گئے اور خداوند نعمت اُن کے معائنہ کو خود بہ نفس نفیس اُس کمرہ میں تشریف لیگئے — نواب زادہ لانسکا اور چند دوسرے امراء شاہ عالم پناہ کے همراہ تھے مگر کوئی کچھہ کہہ نہیں سکتا تھا بادشاہ سلامت نے ادھر اُدھر گلدانوں کو غور سے ملاحظہ فرماتے فرماتے ایک کو پسند فرمایا اور کہا کہ یہہ پرشیا کا گلدان کہلائے جانے کے قابل ہی — نواب زادہ لانسکا نے فوراً بادشاہ سلامت کو صوفیہ کا نام دکھلایا اور وہاںسے سیدھا اپنے مکان کو روانہ ہوا یہاں صوفیہ معہ اپنے شوہر کے سخت تشویش سے اپنی قسمت کے فیصلہ کا انتظار کر رہی تھی — انعام کی خبر سنکر وہ بیحد خوشی ہوئی خدا کا ہزار ہزار شکر کرتی تھی اور نواب زادہ و بیگم صاحبہ کی همدردی کی ممنون تھی ٭

دوسرے دن صبح کو اُس کی شادی قرار پائی کہ اپنے وطن کو بالکل فائزالمرام ہوکر جائے اس لیئے ہر قسم کی طیاری کرنے کے لیئے وہ بیگم صاحبہ سے رخصت ہورہی تھی کہ دروازہ پر شور سنائی دیا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی دربان سے لڑ رہا ہی — لانسکا فوراً باہر آیا تو دیکھا کہ دروازہ پر سارا کمرہ شاہی پولس سے بھرا ہی ' نہایت متعجب ہوکر اُس نے اُن کے آنے کا سبب دریافت کیا تو اُن کے افسر نے کہا ٭

افسر پولس " کیا لانسکا آگستس آپ هي کا نام هی ؟ " *

نواب زادہ- هاں لانسکا مجهي کو کهتے هیں تمهارا مجهسے کیا مطلب هی ، یهه بیوقت کیوں هجوم کیئے هو ؟ " *

افسر — " هم یہاں حضرت عالم پناهي کے حکم سے آئے هیں - کیا اس مکان میں ایک عورت مسماۃ صوفیه هی ؟ " *

نواب زادہ — " هاں هی — تم اُس کا کیا کروگے ؟ " *

افسر " هم اُس کو اپنے ساتهه لیجاوینگے اُسے سکسفي وسا میں اس کے وطن میسن کو پهنچانا هی اور اے چهوٹے نواب بادشاہ سلامت نے آپ کي گرفتاري کا حکم دیا هی آپ کو همارے ساتهه قلعه رسوانڈا میں چلنا هوگا " *

نواب زادہ (نهایت تعجب اور غصه میں) " کیا کہا گرفتاري ! میري گرفتاري ! کیوں ؟ گرفتاري کا سبب بهي تو بتلاؤ — اس عتاب شاهي کي وجه کیا هوئي آخر کچهه تو کهو بیگم صاحبه کو دیکهه کر جو اس وقت لانسکا کو دیر هونے پر خود تشریف لے آئي تهیں لانسکا چپ هوگیا اور والدہ کے کهنے پر مجبور هوا که سپاهیوں کے ساتهه هولے *

بیگم صاحبه (بیٹے کی گرفتاري معلوم کرکے) " اچها تو لانسکا تم لڑتے کیوں هو — اس سے تو کچهه حاصل نهیں تم ان کے ساتهه هوجاو — خدا تمهارا حافظ هی تمهاري عصمت اور داد شاهي سے مجهے کامل اُمید هی که تم عنقریب هي واپس آجاوگے " *

نواب زادہ سپاهیوں کے ساتهه چلاگیا مگر اب اُس کي ماں کي عجیب حالت تهي بهیجتے تو اُسنے بهیجدیا مگر اب دل بیقرار هورها تها دم بهر چین لینا دوبهر هوگیا آگے تو جب کبهي کچهه عرض معروض هوتي بادشاہ کے پاتسدم تشریف لانے پر کرلیا کرتي تهي اب یهه کیسے هوسکتا تها که لانسکا کي نسبت دریافت حال کے لیئے وہ اُن کا پاتسدم میں بیٹهي انتظار کرتیں جو گهڑي گذرتي تهي بے چیني زیادہ هوتي جاتي تهي ناچار بعجلت

تمام محل شاہی کو روانہ ہوئیں کہ اعلی حضرت سے اپنے فرزند کی گرفتاری کا سبب دریافت کریں اور رہائی کی تدبیر سوچیں —
محلسرائے شاہی میں پہنچکر آنکو خداوند نعمت کا بہت انتظار کرنا پڑا کیونکہ بادشاہ سلامت پریڈ کا ملاحظہ کررہے تھے — ایک عرصہ کے بعد جب بادشاہ سلامت تشریف لائے تو سب سے پہلے بیگم صاحبہ سے گفتگو فرمائی " *

بادشاہ سلامت " مجھے یقین ہی [کہ بیگم صاحبہ آپ اپنے بیٹے کی بیوقوفی اور نمکحرامی میں شریک نہیں ہیں " *

بیگم صاحبہ " میں تو لانسکا کو ہرگز ایسا نہیں سمجھتی کہ کوئی کام نمکحرامی کا اُس سے سرزد ہوا ہو — ہاں کوئی بیوقوفی کر بیٹھا ہو تو عجب نہیں " *

بادشاہ سلامت " آپ مجھے شام کے چھہ بجے سان ساوسی میں رنگین سامان والے کمرہ میں ملیں تو میں آپکے فرزند ارجمند کی نمک حرامی و نافرمانبرداری کا کام اچھی طرح بتلاؤں " *

شام کے وقت بیگم صاحبہ وہاں تشریف لیگئیں اور اُس کمرہ میں بادشاہ سلامت کے انتظار میں ٹہلتی رہیں اُس وقت ان کے دل کی حالت نہایت نازک ہورہی تھی بادشاہ کے عتاب اور اپنے بیٹے کی قید کے خیال سے کلیجہ ہاتھوں اُچھل رہا تھا ذراسے کھٹکے پر چونک چونک پڑتی تھیں کہ اتنے میں بادشاہ سلامت تشریف لے آئے ابتو بیگم صاحبہ نہایت پریشان بدحواس خاموش بت بنی کھڑی ہوئی تھیں بادشاہ سلامت نے نہایت سخت نظر سے بیگم صاحبہ کو دیکھکر اُن کے دل کو اور بھی ہلادیا اور پھر فرمانے لگے *

بادشاہ سلامت — معلوم ہوتا ہی آپکو اپنے بیٹے کی اس حرکت ناشایستہ کا ذرا بھی علم نہیں ہی " (یہہ فرماکر صوفہ کا گلدان اُٹھایا) آپ اس گلدان سے تو ضرور واقف ہونگی اور اس کے پیندے پر جو شعر لکھا ہی وہ بھی آپ کی نظر سے گذرا ہوگا *

بیگم " ہاں حضور میں گلدان اور شعر دونوں سے واقف ہوں - شعر تو لانسکا ہی کا ہے " ٭

بادشاہ سلامت " اور گلدان پر بھی اُس نے یہہ اپنے ہاتھہ سے شعر کھودا ہے ٭

" بیگم " خداوند نعمت سوکستی والی وہ غریب عورت جو ایسی عمدہ نقاش ہے لکھنا نہیں جانتی تھی اس لیئے لانسکا نے اپنے ہاتھہ سے گلدان پر یہہ شعر اور اُس کا نام لکھدیا ہے " ٭

بادشاہ سلامت " اس شعر میں میری بہت ہی تعریف ہے " بادشاہ سلامت نے لفظ بہت ہی تعریف پر بہت زور دیا تو بیگم صاحبہ بولیں -

بیگم " خداوند نعمت کچھہ ہی ہو اُس سے ایسا کام ہونا بالکل بعید از قیاس ہے کہ وہ حضور کی تعریف بیہودہ خوشامدیوں کی سی کرے — یہہ شعر تو اُس کا اُس وقت کا بنایا ہوا ہے جب خداوند نعمت نے اُس کو ایک بے سوچے سمجھے نہایت بیجا و نا زیبا بات کہدینے پر از بس لطف و عنایت شاہانہ سے معاف فرمایا تھا اُس وقت خاص جوش میں یہہ شعر حضور کی شان میں اُس کی زبان سے بیساختہ نکل گیا تھا وہ تو شاعر بھی نہیں — مگر حضور کو شاید مبالغہ کے خیال سے یہہ شعر ناپسند ہوا - خیر - خداوند نعمت میں تو کسی طرح نہیں سمجھتی کہ یہہ شعر اُس کی قید کے لیئے کافی جرم خیال کرلیا جائے " ٭

بادشاہ سلامت " بیگم صاحبہ آپ ماں ہونے کی حیثیت سے بجا فرماتی ہیں مگر افسوس وہ دانشمندی آپ کی گفتگو میں نہیں رہی جو پہلے عام طور پر آپ کی دلچسپ اور عاقلانہ گفتگو سے ظاہر ہوا کرتی تھی — میں نے یہہ کب کہا ہے کہ اُس کی گرفتاری اس شعر کے باعث کی گئی ہے — میں خوب جانتا ہوں کہ خوشامدیوں کی خوشامد اور بیوقوفوں کی بیوقوفی کو کس طرح برتنا چاہیئے - یہہ معاملہ تو بالکل نمکحرامی اور احسان فراموشی تک پہنچ گیا ہے جس کو میں کسی طرح معاف نہیں کرسکتا - بیگم صاحبہ ذرا صبر کیجئے - میں آپ کی عذرداری کو خوب غور و توجہ سے سنوں گا - اس وقت آپ یہہ نقش کردہ حروف

دیکھئے — نہیں اُن کے پڑھنے سے پہلے یہہ اور سن لیجئے کہ مجھے یہہ گلدان پورس بھیجنا تھا اور میں اُس کو صندوق میں بند کرنے کا حکم دے چکا تھا — بند کرنے والے نے مجھے گلدان اُٹھاکر جب پیندے پر کا شعر دکھلایا تو سچ تو یہہ ہی کہ خوشامد کا اثر ہي کچھہ بہت ہوتا ہی — میں اُس سے نہایت محظوظ ہوا اور اس خوشي کے اظہار کے لیئے دل ہي دل میں انعام تجویز کرنے لگا ـ اُس شخص نے ایک آہ کھینچي اور پھر مجھے گلدان دکھلایا تو جس جگہ پہلے نیلا رنگ بھرا تھا وہاں رنگ چھوٹ جانے سے ایک لفظ نکل آیا جو ذرا مشکل سے پڑھا جاتا تھا - دیکھئے اب بالکل صاف ہی یہہ لفظ ظالم ہی اب غور سے شعر کے اوپر کي عبارت پڑھیئے - لکھا ہی (درصفت شاہ فریڈرک اعظم ظالم) اسے پڑہ کر وہ ساري خوشي اور انعام کے خیالات تو ہوا ہوگئے اور اس نمکحرامي پر ایسا غصہ اور طیش آیا کہ اگر میں اُسوقت ضبط نکرتا تو نہ معلوم کیا ہوجاتا — اسوقت میں آپ کے ضعیف دل کو اُن غضبناک خیالات کے اظہار سے رنجیدہ نہیں کرنا چاہتا - خیر - میں ایسا ظالم ہوں کہ بیٹے کي نمکحرامي کي سزا بیٹے ہي تک محدود رکھي اور ماں سے کوئي مواخذہ نہ کیا — بیگم صاحبہ میں آپ سے ذرا بھي برگشتہ خاطر نہیں ہوں — آپ خاطر جمع رکھیئے — انشاءالله آپ کے آیندہ سہ شنبہ کے جلسہ میں میں ضرور شریک ہوں گا *

کم نصیب ماں سے ابھي تک کوئي بات بن نہ پڑي چپ چاپ کھڑي سنتي رہي آخیر میں ٹھنڈي سانس بھرکر بولي کہ اگر یہہ لانسکا ہي نے لکھا ہی تو کونسا عذر سنا جاسکتا ہی *

بیگم صاحبہ کو کسي طرح یقین نہیں آیا کہ درحقیقت یہہ لفظ لانسکا ہي نے لکھا ہی مگر اس وقت اُن کا رنج اور افسوس بہت بڑہ رہا تھا وہ اپنے بیٹے کي بے وقوف اور نادان حرکات یاد کورہي تھیں اُن کو یہہ خیال بھي ہوتا تھا کہ لفظ لکھا تو لانسکا ہي کے خط میں ہی غرض یہي اُدھیڑ بن کرتي کرتي وہ مکان پر پہنچیں - یہاں البرٹ پہلے سے لانسکا کا حال دریافت کرنے کے لیئے بیٹھا تھا — جب البرٹ نے سارا قصہ سنا تو اُسکو بھي مطلق یقین نہیں ہوا کہ لانسکا نے وہ لفظ لکھا ہی — رنج تو اُسکو

بھی سنکر بہت ہوا مگر اُس نے بیہودہ خیالات میں وقت ضایع نہیں کیا اور رونے دھونے اور رنج کرنے کو مناسب نہ سمجھا وہ فوراً اُس شخص کے پاس دوڑا گیا جس کو بادشاہ سلامت نے وہ گلدان صندوق میں بند کرنے کا حکم دیا تھا اور جس نے وہ لفظ سب سے پہلے دیکھا تھا پھر وہاں سے وہ سیدھا برتن کے کارخانہ میں پہونچا اور دریافت کیا کہ کون کون شخص لانسکا کو گلدان پر لکھتے ہوئے دیکھ رہے تھے غرض جب اُس نے ہر قسم کی تفتیش کرلی تو اُسے بالکل یقین ہوگیا کہ لانسکا بالکل بیگناہ ہی اور وہ لفظ اُس کا لکھا ہوا نہیں ہی ٭

بادشاہ سلامت نے سہ شنبہ کو بیگم صاحبہ کے ہاں تشریف لانے کا وعدہ فرمایا تھا اس لیئے اس روز سب لوگ بادشاہ سلامت کے آنے سے پہلے جمع ہوگئے تھے پلنگ پر بیگم صاحبہ بیٹھی تھیں اور چاروں طرف لوگ جمع تھے - وہی لانسکا کا قصہ چھڑا ہوا تھا - ہوتے ہوتے انگریز سیاح کہنے لگا ٭

سیاح — "واقعی ہم بڑے خوش نصیب ہیں ہمارے یہاں کسی شخص کو بلا اُس کے جرم کی اطلاع کے قید نہیں کرتے - حتی کہ دن دھاڑے سب کے اوپر اُس کے مقدمہ کی تحقیقات اُس کے ہمجنس ججوں کے ذریعہ سے نہ ہوجائے اور اُس کا جرم ثابت نہ ہوجائے کوئی شخص قید نہیں کیا جاتا" ٭

سیاح حسب عادت اپنے یہاں کی طرز حکومت کی نہایت شد و مد سے تعریف کررہا تھا لوگ اُس کی باتوں پر ایسے کان لگائے بیٹھے تھے کہ بادشاہ سلامت چپکے سے جیسے کہ وہ ہمیشہ بلا اطلاع کے آتے تھے آکر بیٹھ گئے اور کسی کو خبر نہوئی — بادشاہ سلامت سب باتیں اُنہیں میں چپ چاپ بیٹھے سنتے رہے حتیٰ کہ سیاح کی باتیں ختم ہوگئیں اور بیگم صاحبہ نے ایک آہ سرد کھینچ کر فرمایا ٭

بیگم "کاش لانسکا کے مقدمہ کی تحقیقات بھی اسی طرح کی جاتی ! " ٭

البرٹ "اور کاش میں اس کا وکیل ہوتا ! " ٭

اب تو بادشاہ سلامت سے خاموش نہ بیٹھا گیا ‌٭

بادشاہ سلامت " بے شک ــ مگر اس شرطپر میں تمہاري خواهش پوري کرونگا " بادشاہ کا بولنا تھا کہ سب لوگ ھک دھک رہ گئے "اس شرطپر کہ اگر تم ججان عدالت کو لانسکا کي صفائي کا اطمینان نہ دلا سکے تو تمہاري بھي وهي سزا هوگي جو لانسکا کي هوگي يعني قلعہ اسپانڈا میں بارہ ماہ تک قید رهوگے ــ یاد رکھو کوتاہ اندیش هونا تو برا هی هي مگر کوتاہ اندیشوں کا ساتھہ دینا جان بوجھہ کر بلا میں گرفتار هونا هی ــ " (بیگم صاحبہ کي طرف مخاطب هوکر) " بیگم صاحبہ بہت بہتر ــ میں انگریزي طرز سے لانسکا کي تحقیقات کرونگا اور بارہ جج اُس کے هم رتبہ شرفا میں سے سماعت مقدمہ کے لیئے انتخاب کرونگا ــ اپني طرف سے مقدمہ کے لیئے میں خود ایک وکیل نامزد کرونگا " (البرٹ کي طرف دیکھکر) " اور اگر تم چاهو تو اُسي شرط پر لانسکا کے وکیل هوسکتے هو ــ هوگے ؟ " ٭

البرٹ (نہایت شوق سے) " مجھے یہہ شرط بسرو چشم منظور هی مگر کیا حضور والا مجھے اسپانڈا میں لانسکا سے ملنے کي اجازت عطا فرمائینگے ؟ " ٭

بادشاہ سلامت " یہہ ایک نئي بات هی ــ خیر میں محافظ قلعہ اسپانڈا کو لکھہ بھیجونگا کہ وہ تمھیں لانسکا سے گفتگو کرنے کے لیئے دو گھنٹہ تک ملنے کي اجازت دے ــ اگر تم لانسکا سے گفتگو کرنے کے بعد اپنے ارادے سے باز آؤگے تو پھر میں اپني وہ شرط ضرور پوري کرونگا " ٭

البرٹ " بہت بہتر ــ ضرور کیجئے ــ میں هر طرح حاضر هوں " ٭

سب لوگوں نے بادشاہ سلامت کي مہرباني کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور البرٹ کي همت کي داد دي ٭

اس وقت لانسکا کي نسبت عام مجلسوں اور عام صحبتوں هي میں گفتگوئیں نہیں هو رهي تهیں بلکہ برلن اور پاٹسڈم کے شرفا میں جدهر دیکھو اُسي کے چرچے هو رهے تھے شاهي دربار

کے علما و فضلا میں بھی اسی کا ذکر رہتا تھا - ایک انگریز ادیب سیاح جس کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی اس وقت برلن میں موجود تھا اُس کو اس مقدمہ سے ایک عجیب تعلق ہوگیا تھا اُن سب باتوں کا شاہ فریڈرک پر بہت اثر پڑا کیونکہ عوام کے الزامات اور برا بھلا کہنے کا اُس کو اتنا خیال نہ ہوتا تھا جتنا ذی علم لوگوں کی راے کا - وہ جانتا تھا کہ یہہ لوگ میری شہرت اور ناموری کو آیندہ نسلوں تک پہونچا سکتے ہیں بلکہ ابدالاباد تک قایم رکھہ سکتے ہیں اس لیئے وہ اس کا بہت خیال رکھتا تھا کہ کہیں علما اور خصوصاً مورخوں کی راے اُس کی بابت خراب نہ ہوجاے — اس وقت برلن میں چند غیر ممالک کے سیاح موجود تھے جن کا لحاظ کرنا شاہ فریڈرک کے لیئے نہایت ضروری امر تھا یہہ سب قیاسات ہیں جو اُس کی عام عادت و رجحان طبع سے اخذ کیئے جاتے ہیں ورنہ اصل بھید کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کونسی چیز تھی جس نے اُس کے دل کو اس مقدمہ میں معمول سے زیادہ رحیم بنا دیا تھا - وہ ضعیف بیگم کا یا نوجوان نواب زادہ کا خیال کرتا تھا یا اُس کو غیر ممالک کے سیاحوں کی رایوں کا پاس تھا کچھہ ہی ہو اُس نے اس مقدمہ کو بطرز انگریزی تحقیقات ہونے کا حکم دے دیا جس کا ذکر ہم آگے کرتے ہیں *

لانسکا سے ملکر البرٹ کا یقین اور بھی مستحکم ہوگیا اب کوئی چیز اُس کو وکالت سے باز نہیں رکھہ سکتی تھی بجز اس کے کہ لانسکا خود دوستانہ طریق سے منع کرتا تھا *

لانسکا — " بھائی البرٹ تم نے ایسی سخت شرطیں کیوں منظور کرلیں یہہ تو ممکن ہی کہ تم مجھے بے گناہ جانتے ہو مگر ایسی حالت میں اُس کا ثابت کرنا نہایت دشوار بلکہ محال ہی — کہیں آپ بھی میرے ساتھہ ذلت میں نہ پڑجائیں " *

البرٹ — " میں اپنے عزیز بے گناہ دوست کے ساتھہ قید ہوجانے کو کسی طرح ذلت نہیں خیال کرتا - آپ میرے لیئے کچھہ اندیشہ نہ کیجیئے جو ہو سو ہو مجھے کوشش ضرور کرنا چاہیئے " *

لانسکا — " شاید آپ کو یاد ہوگا کہ جب میں برلن کے کارخانہ سے واپس آرہا تھا اور غصہ میں بھرا ہوا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ میرے ہتھیار تمہارے واسطے جب ضرور ہو حاضر ہیں کیا خبر تھی کہ وہ وقت اتنی جلد آجائے گا - خیر بھائی البرٹ اب آپ جاتے ہیں - خدا حافظ — اللہ آپ کو کامیاب کرے - آمین " •

مقدمہ کے دن لوگوں کا بڑا ہجوم تھا سب قسم کے لوگ دیکھنے آئے تھے پائسڈم میں ایک نئی بارگ طیار ہوئی تھی اُسی کو اس مقدمہ کے واسطے عدالت گاہ بنایا گیا اور سب کے بیٹھنے کا کافی انتظام کیا گیا - بیچ میں ایک بلند چبوترہ بنایا گیا تھا جس پر چیف جسٹس کی نشست تھی کرسی صدارت کے راست جانب ایک جنگلہ میں بارہ ججوں کی جگہہ مخصوص کی گئی اور جانب چپ ایک بڑا احاطہ سب لوگوں کے لیئے مخصوص تھا کرسی صدارت کے سامنے ایک بڑی میز پڑی تھی جس کے دونوں طرف بنچیں تھیں — داہنی طرف بادشاہ سلامت کے وکیل اور گواہوں کی جگہہ تھی اور بائیں طرف مسٹر البرٹ اور اُن کے گواہوں کی - تھوڑی دیر میں سب جگہیں بھر گئیں بیگم صاحبہ والدہ لانسکا معہ چند رفقا کے جو اس وقت تک اپنی رفاقت پر قایم تھے تشریف لائیں اور عدالت گاہ کے نیچے کے حصہ میں بیٹھ گئیں — سب کی نظر بیچاری غمزدہ ماں پر پڑی اور ساری عدالت میں ایک خاموشی چھا گئی تھوڑی دیر تک تو لوگ مصیبت زدہ ماں کو دیکھ دیکھ کر خاموش رہے پھر وہی سر گوشیاں جو ایسے موقعوں پر ضروری ہیں شروع ہوگئیں ہر ایک شخص نے اپنی راے آہستہ آہستہ ظاہر کرنا شروع کردی کوئی کہتا تھا کہ لانسکا کے خلاف کافی ثبوت موجود ہی اور البرٹ کا پیروی اپنے سر لینا سرتاپا دیوانگی ہی - کوئی البرٹ کی ہمت اور دلیری پر آفریں کہتا تھا اور بعض بادشاہ سلامت کو تک رہے تھے کہ اُن کے چہرہ سے اُن کی راے کا اندازہ کرسکیں اور اسطرح بادشاہ سلامت کے ذرا ذرا سے حرکات سکنات پر ہزار ہزار قیاس و گمان ہورہے تھے •

آخرکار جب چیف جسٹس کرسی عدالت پر متمکن ہوئے اور شاہ عالم پناہ بھی مقدمہ کی روئداد ملاحظہ فرمانے بنفس نفیس تشریف لائے تو پائسڈم

کے شرفا و عمائدین میں سے بارہ اشخاص منتخب ہوئے اور لانسرا طلب کیا گیا - وہ نہایت اطمینان و وقار کے ساتھہ عدالت میں داخل ہوا اُس کی چال ڈھال سے صاف صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اُس کو اپنی بے گناہی پر پورا اطمینان ہی مگر یہہ سنجیدگی اُس کی جب ہی تک باقی رہی جب تک اُس نے اپنے دوست الورت کو نہیں دیکھا - رفیق الورت کو دیکھکر نہ معلوم اُس کے دل میں کیا کیا خیالات آئے اور کیسا جوش پیدا ہوا کہ اُس کا چہرہ سرخ ہوگیا - دونوں جانب دو سپاہی اُس کے ساتھہ ساتھہ آئے اور وہ چبوترے کے نیچے زینہ کے پاس ٹھہر گیا *

چیف جسٹس " کیا تم کو ان اصحاب کے انتخاب میں کوئی عذر یا اعتراض ہی "

لانسرا (خوب غور سے ہر ایک جج کی طرف دیکھکر جو سب اُس کے دوست تھے) " مجھے ان کے انتخاب میں کوئی اعتراض نہیں ہی "

چیف جسٹس نے ان منتخب حضرات سے حلف لیا کہ وہ اس مقدمہ میں ذرا بھی رو رعایت یا بغض دشمنی کو دخل ندیں اور نہایت انصاف و عدل سے روئداد مقدمہ کو سنیں اس کے بعد چیف جسٹس فرمانے لگے - (ججوں سے مخاطب ہوکر) اے شرفائے پائتخت آپ حسب الحکم شاہ عالم پناہ اس عدالت کی کرسیوں پر بیٹھے ہیں آپ کی منصف مزاجی اور انصاف پسندی سے اطمینان کیا جاتا ہی کہ آپ اس مقدمہ کی کارروائی پر نہایت آزادی و راستبازی سے غور کرینگے اور نہایت انصاف سے اپنا فیصلہ دینگے - مسٹر وارنیڈارف جو میری داہنی جانب تشریف رکھتے ہیں سرکاری وکیل ہیں اُن کو بھی آپ اصحاب کی طرح بادشاہ سلامت نے اس کام کے لیئے منتخب فرمایا ہی وہ آپ کو اصل مقدمہ و نفس الزامات سے آگاہ کرینگے اور گواہوں کی شہادت پیش کرینگے - مسٹر البرٹ جو میری بائیں جانب تشریف فرما ہیں اور جنہوں نے بطیب خاطر اپنے دوست کی حمایت میں وکیل ہونا منظور کیا ہی بریت ملزم کے لیئے ضروری دلائل و شہادت پیش کرینگے — کل جانبین کی تقریروں اور شہادتوں کی سماعت کے بعد آپ جملہ اُمور پر غور فرمائیں

اور متفق هوکر ایک متفقہ فیصلہ صرف اُن الفاظ میں کہ ملزم پر ارتکاب جرم ثابت هی یا نہیں مجھے دیں تاکہ میں حسب الارشاد بادشاہ سلامت اُس فیصلہ کا اعلان کردوں - اگر لانسا پر کوئی جرم ثابت نہیں ہوا تو وہ بری کیا جائے گا اور اس تحقیقات و گرفتاری سے اُس کی عزت اور شرافت میں کوئی فرق نہ پڑے گا لیکن اگر برخلاف اس کے اُس کا جرم ثابت ہوگیا تو وہ معہ اپنے حامی دوست و وکیل البورٹ قلعہ رسپانڈا میں بارہ ماہ کے لیئے قید کیا جائیگا - کیونکہ مسٹر البورٹ کی وکالت کو شاہ عالم پناہ نے اسی شرط پر منظور فرمایا هی - جہان عدالت اب آپ سماعت فرمائیں کارروائی شروع ہوتی هی *

چیف جسٹس تقریر کرکے اپنی کرسی صدارت پر بیٹھہ گئے اور مسٹر وارنیڈارف کھڑے ہوئے *

تقریر مسٹر ورانیڈرف وکیل شاهی

جہانپناہ - میں نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت میں اپنا کس قدر بڑا فرض سمجھکر تقریر کرنے کھڑا ہوا ہوں ورنہ اس وقت جرات کرنا کوئی آسان کام نہ تھا - کسی پر الزام لگانے اور جرم ثابت کرنے سے بڑھکر نفرت انگیز اور کونسا کام ہوگا - خصوصاً نواب زادہ لانسا جیسے شخص پر الزام لگانا جس کو میں ایک وقت میں نہایت عزت اور قدر کی نظر سے دیکھتا تھا اور کیا عجب هی کہ حضور بھی اُس کو ویسی هی اچھی نظر سے دیکھتے ہوں نہایت مشکل اور درد انگیز کام هی - میرے جذبات میرے محسوسات میں نہیں کہتا کہ دوسرے لوگوں سے زیادہ ہیں — مگر حضور عالی اگر اس حالت میں ہوتے تب البتہ معلوم کرسکتے تھے کہ میری حالت کیسی سخت خطرناک هی یا اگر جناب ایک لمحہ کے لیئے اپنے آپ کو اس حالت میں سمجھہ لیں تو معلوم ہوکہ مجھکو اس وقت کن مشکلات کا سامنا هی لانسا جیسے نواب زادہ کے خلاف تقریر کرنے میں بہت بڑی اور لاحل دشواریاں ہیں - حضور عالی پر مخفی نہیں هی کہ اگسٹس لانسا کا نام پائسڈم اور برلن میں کس عزت اور توقیر کے ساتھہ لیا جاتا هی یہہ وہی شخص هی جو آپ کا دوست اور نہایت معزز معتمد رہ چکا هی — اس سے شرفا و عمائد کو خاص محبت

اور همدردي هي - اُس کي صاف دلي کشاده روئي اور خنده پيشاني اُس کي ذرا ذرا سي حرکات سکنات بڑي محبت اور الفت کي نظر سے همارے شرفا اور عمائدين ميں ديکهي جاتي هيں جس سے ظاهر هوتا هي که اُن کے دلوں پر اُسکي طرف سے ايک خاص اثر محبت اور عزت کي صورت ميں جم گيا هي - علاوه اس کے اُس کي والده اور وه والده جس کي عظمت جسکي عزت جس کي قابل قدر خوبياں سب کے دلوں ميں اُس کے بيٹے کي محبت سے کهيں زياده گهر کيئے هيں يهاں ايسي حالت ميں موجود هي که اگر اُس کي ساري ذاتي قابليت اور خوش اخلاقي سے قطع نظر کي جاے تب بهي اُس کي غمزده صورت اُس کي بيکس حالت ايسي هي که آپ کے دلوں ميں اُس کے ليئے رحم اور ترس پيدا هوجاتا نهايت ضروري بلکه لازمي هي - اُس کے دوست مسٹر البرٹ کي خطرناک حالت بهي کچهه کم همدردي کے قابل نهيں هي — وه جس شرط پر مقدمه کي پيروي کے ليئے آماده هوئے هيں وه حضور والا سب کے دل هلا ڈالنے والي هي — ميں خود اُن کے عمده خصائل اور حميده اخلاق کي دل سے قدر کرتا هوں اُن کے اس مردانه کام پر آماده هونے کے ليئے ميرے دل سے مرحبا و آفرين نکلتي هي مگر ساتهه هي اُن کي حالت پر مجهے سخت رحم آتا هي کيونکه وه ايک ايسے دوست کي صفائي کے ليئے آماده هوئے هيں جس کو وه يقينا ناممکن الثبوت پائينگے — هر شخص اس وقت اجلاس ميں اُن کو نهايت همدردي اور عزت کي نظر سے ديکهه رها هي - جس طرح وه اپنے دوست کي بےغرضانه حمايت کے ليئے آئے هيں اُسي طرح سب کے دلوں ميں اُن کے واسطے حمايت کا جوش موجزن هے — حضور عالي — ميں بهي اس عدالت ميں اسي طرح ايک بيغرض وکيل هوکر اپنے دوست کي طرف سے حاضر هوا هوں — بے شک ميں فريڈرک اعظم کو اپنا دوست کهه سکتا هوں - همارے شاه ولي نعمت خدا نکرے دوسرے بادشاهوں کي طرح ايسے فرعون بےسامان نهيں هيں که اپنے آپ کو احاطه انسانيت سے بالاتر خيال کريں — اُن کو لوگ بڑے بڑے القابوں سے ياد کريں شعرا اُن کي مدح سرائي ميں مبالغه سے قصيدے پڑهيں — مگر وه ذات فرشته صفات نهيں چاهتي که لوگ

أسے پوجھیں وہ ساري عزت اور تعظیم چاھتے ھیں مگر صرف ایک انسان کي طرح — اپنے دوستوں کو وفادار اور رعیت کو فرمانبردار چاھتے ھیں — خوش نصیب ھی وہ رعیت جو اُن کے دامن عافیت میں خوشگوار زندگی بسر کر رھي ھی خوش قسمت ھیں وہ دوست جن کي وہ عزت کرتے ھیں اور جن پر وہ اعتماد رکھتے ھیں — حضور عالي — یہہ سب نعمتیں کسي وقت میں اس ملزم کو بھي حاصل تھیں سب پر واضح ھی کہ اب بھي اُس کي والدہ پر عنایات خسروانہ اُسي طرح مبذول ھیں جس طرح کہ ایک عرصہ سے چلي آتي ھیں — حضور والا — یہہ ھمارے شاہ عالم پناہ کي رحیم المزاجي ھی کہ اُنھوں نے بیٹے کي نمک حرامي پر ماں کے حقوق میں ذرا بھي فرق نہ ھونے دیا •

جنابعالي — اگستس ڈِلانسکا اگرچہ پولینڈ میں پیدا ھوا ھی مگر پاٹسدم کے جنگي اسکول میں جس کو اگر بہادروں کا مدرسہ کہا جاے تو بجا ھی اُس نے شرفا کے بچوں کے ساتھہ تعلیم پائي ھی ایسي تعلیم سے ایسي ماں کا بیٹا نہایت شایستہ اور خداوند نعمت کا سچا جان نثار ھونا چاھیئے تھا — شروع سے وہ اس پر اعتماد اور بھروسا کرنے لگے اُن کو اُس سے بہت کچھہ اُمیدیں تھیں — آپ کو معلوم ھی کہ اُس کے لڑکپن ھي کے زمانہ سے بادشاہ سلامت نے اُس کو اپنے ھمسروں میں ممتاز فرمایا تھا — طبعا اُس کے مزاج میں نہایت تندي واقع ھوئي ھی اور اس وجہ سے اُس سے اکثر غلطیاں ھوتي رھي ھیں جن کو ھمارے آقا ولي نعمت اپني عنایات خسروانہ سے ھمیشہ معاف فرماتے رھے چنانچہ اُس کي تصدیق ایک حال کے واقعہ سے جس کو اس مقدمہ سے بڑا تعلق ھی اور جس کو میں بیان بھي کروں گا بہت کچھہ ھوتي ھی — اب مسٹر وارنھدارف نے کل باتیں جو لانسکا نے مٹي کے برتنوں کے کارخانہ برلن میں کي تھیں نہایت توضیح سے بیان کیں اور بعد ازاں خسرو نامدار کي مہرباني و معافي کا ذکر کیا جس میں فصیح مقرر نے بہت مبالغہ سے کام لیا اور نہایت طویل تقریر کي — ایک جماعت نے جو اس وقت بادشاہ سلامت کے قرب میں بیٹھي تھي یہہ سنکر اس قدر چہرز [illegible] کہ کچھہ دیر تک مقرر کي آواز تک نہیں سنائي دي اور

معذور کچھہ لکھہ بھي نہ سکے غرض جب آواز سنائي دي تو وہ یہہ کہہ رہا تھا *

" عطیات خسروي کو خیال کرتے ہوئے مجھے ذرا بھي تعجب نہیں معلوم ہوتا جب میں آپ لوگوں کو ایسے چیزیں دیکھے ہوئے اور آفریں و مرحبا کے نعرہ بلند کرتے ہوئے سنتا ہوں - تعجب اس پر ہوتا ہی کہ تاہم اس سلطنت میں ایک ایسا دل موجود ہی جس پر ان عطیات کا کچھہ اثر نہیں ہوا — بلاشک میرا تعجب اور بھي زیادہ ہوجاتا ہی جب کہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ شخص نواب زادہ لانسکا ہی جس کي خداوند نعمت نے اس مہرباني اور شفقت سے پرورش کي ہی — کیسے تعجب کي بات ہی کہ اُس نے ان عنایات خسروي کي ذرا قدر نکي اور ایک ہي ماہ کے بعد اپنے دوست اپنے سر پرست بادشاہ کے ساتھہ پوشیدہ پوشیدہ نمکحرامي اور ضرر رساني شروع کردي فریڈرک اعظم کي روز افزوں شہرت کو کون روک سکتا ہی مگر اُس کے دل میں یہہ کمینہ خواہش پیدا ہوئي کہ اپنے آقا ہي کي شہرت میں بٹا لگاے — افسوس کہ اُس نوازش و شاہانہ عنایات کا کچھہ بھي اثر نہوا سچ ہی —

با فرو مایہ روزگار مبر * کز نے بوریا شکر نخوري
ابر گر آب زندگي بارد * هرگز از شاخ بید بر نخوري

حضور والا آپ خوب جانتے ہیں کہ ہمارے شاہ جہاں پناہ لوگوں کي پوچ گوئیوں اور ہرزہ سرائیوں کا کچھہ بھي خیال نہیں کرتے ورنہ شاہي دروازہ سان ساوسي کي مذمت و دشنام کے خطوط نہ معلوم کیا کچھہ غضب ڈھاتے اگر یہہ اعلی حضرت کي برد باري و حلیم المزاجي نہیں ہی تو کیوں جہاں پناہ اُن کي پاداش کي طرف مائل نہیں ہوتے اور فی‌الفور اُن کے لکھنے والوں کا پتہ نہیں لگا لیتے کیا وہ اُن کو معلوم نہیں کرسکتے یا سزا دینے کي قدرت نہیں رکھتے مگر یہہ بے پروائي بھي حضور کي جبھي تک ہی جب تک کہ اُن بیہودہ خطوط سے نمکحرامي اور دغا بازي نہیں ظاہر ہوتي ہی — وہ ایسے کاموں کو کسي طرح برداشت نہیں کرسکتے خصوصا ایسے شخص سے جس کا اعلی حضرت سے اس قدر گہرا تعلق اور جس سے اعلی حضرت کو بہت کچھہ اُمیدیں

هوں اس قسم کي حرکات کا سرزد هونا عتاب شاهي کو جوش میں لائے بغیر نهیں رہ سکتا شاہ غریب نواز تو لانسکا پر تلطف و مهرباني فرمائیں اور وہ اُسي مهرباني کو اپنے کمینه بغض اور ضرر رساں طبیعت کا اوزار بنائے اور اپنے آپ کو هر جا که نشهئي بهلي کا مصداق ثابت کرے *

حضور والا خیال فرمائینگے یهه کیسا کمینه‌پن هی — جو کچهه میں نے حضور کي خدمت عالي میں عرض کیا هی اُس کے لیئے ثبوت بهي کافي موجود هي — چنانچه " حضور والا کےروبرو جوشهادتیں میں اس وقت پیش کرتا هوں اُن پر غور فرمانے سے حضور عالي کو خود مقدمه کي سچائي اور صداقت معلوم هوجاوے گي " *

مستر وارنیڈارف نے گلدان نکالکر سب کو دکهلایا اور سب حال کهه سنایا پهر ججان عدالت کو گلدان دیا گیا اُنهوں نے فریڈرک اعظم کے ساتهه لفظ ظالم پڑهکر سخت تعجب کیا — جب سب حاضرین لفظ ظالم پر بر افروخته هورهے تهے مستر وارنیڈارف نے نهایت هشیاري سے اُس وقت یهودي کو شهادت کے لیئے کهڑا کیا یهه ایک ضعیف شخص تها اور اُس وقت اس کي عجیب حالت هورهي تهي نه تو یهه اپني گردن ادهر اُدهر موڑ سکتا تها اور نه اس کا سر هلتا تها مگر آنکهیں چاروں طرف بهت تیزي سے پهررهي‌تهیں اسکے چهرے سے متانت ٹپکتي‌تهي مگر جب بولنے کي کوشش کرتا تها تو آواز جهرائي جاتي تهي - لانسکا کے احباب نے تو اس کي صورت هي سے بد ظني کرنا شروع کردي - اُس کا یهودي هونابهي متعصب لوگوں‌کي بد ظني کے لیئے کافي سبب تها - مگر جولوگ تعصب کي تاریکي سےباهر تهے وہ سمجهتےتهے که بیچارےضعیف آدمي میں اتني بڑي جماعت کے روبرو ایسي سخت شهادت کي جرأت کهاں سے هو سکتي هی که بالکل قایم‌المزاج رہ سکے اس سلیمان یهودي نے پهلے تو تالود کي قسم کهائي پهر مستر وارنیڈارف کے سوالات کے جواب دیئے

مستر وارنیڈارف " کیا تم نے اس گلدان کو کبهي دیکها هی ؟ "

سلیمان " هاں جناب دیکها هی " *

وارنیڈارف " کهاں اور کب ؟ جو کچهه تم اس کے بارہ میں جانتے هو صاف صاف عدالت کے روبرو بیان کرو " *

سلیمان " پہلی مرتبہ جہانتک مجھکو یاد پڑتا ھی میں نے اس گلدان
کو سان ساوسی کے اُس کمرہ میں دیکھا ھی جہاں رنگین سامان رکھا
ہوا ھی — اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو دس بجے دن کے یا گیارہ بجے
ہونگے اُس وقت دیکھا ھی - وقت میں ٹھیک ٹھیک نہیں کہہ سکتا *

مسٹر وارنھدارف " وقت کے گھڑی پل دریافت کرنے کی کچھہ حاجت
بھی نہیں ھی تم یہہ بتاؤ کہ تم نے اُس کو کیسے دیکھا ھی — خوب سوچ
کر جواب دو کچھہ جلدی نہیں ھی اصل حقیقت معلوم ہونا چاھیئے
خواہ کچھہ دیر ھی ہوجائے " *

سلیمان " یہہ گلدان بادشاہ عالم پناہ نے خود ھی میرے ہاتھہ میں
دیا تھا اور فرمایا تھا کہ میں دوسری چیزوں کے ساتھہ اِس کو صندوق
میں بند کردوں کیونکہ اس کو اعلی حضرت ایک شریف شخص کو پیرس میں
تحفۃ بھیجنا چاھتے تھے - چونکہ میں چینی کا چھوٹا موٹا سامان
شہر میں ادھر اُدھر بیچتا پھرا کرتا تھا اس لیئے میں اس قسم کے
برتنوں سے کچھہ واقف ہوگیا ہوں — اس خوبصورت گلدان کو
دیکھکر میں بہت متعجب ہوا اور بڑے شوق سے دیکھنے لگا — میں نے
اپنے رومال سے اُس کے سفید نقشوں پر جو گرد جم گئی تھی صاف کردی
یہہ میرے پاس وھی رومال اب بھی موجود ھی جب میں پیندے کو
جھاڑنے لگا تو وہاں مجھے ایک شعر نظر پڑا میں ذرا ٹھہر گیا اور شعر کو
پڑھا اُس کے اوپر لکھا تھا در وصف شاہ فریڈرک اعظم ' یہہ شعر میں
نے بادشاہ سلامت کو دکھلایا اور پھر میں نے چاھا کہ اُس نیلی زمین کو
جس پر یہہ شعر لکھے ہوئے تھے خوب صاف کردوں کہ وہ جھلک اُٹھے مگر
صاف کرنے پر کچھہ نیلا رنگ رومال میں چھوٹ آیا مجھے اس پر تعجب
ہوا غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ رنگ اُس جگہ سے نہیں چھوٹتا ھی بلکہ
اِن الفاظ کے بعد جو جگہ باقی ھی وہاں سے چھوٹتا ھی بادشاہ سلامت
اس وقت میری طرف سے پشت کیئے ہوئے ایک نئی تصویر دیکھہ رھے
تھے - جوھیں میں نے رنگ کو اور صاف کیا تو اُس جگہ لفظ ظالم نظر آنے
لگا یہہ دیکھکر مجھسے رھا نہ گیا اور میرے مونھہ سے بیساختہ " پدر ابراھیم "
نکل گیا — بادشاہ سلامت یہہ سنکر فرمانے لگے " کیوں سلیمان - تم تو
نہایت متحیر معلوم ہوتے ہو - اس وقت تم نے ' پدر ابراھیم ' کو کیوں

لانسکا دي کيا تم سمجهتے هو که وه تمهاري ان ظروف کے رکهوانے ميں مدد فرماوينگے " ميں حضور پر نور کو اس کا کچهه جواب نه دے سکا کيونکه اس وقت مجهه پر کچهه سکته کا عالم سا طاري هوگيا تها — ميں نهيں سمجهتا تها که " در وصف فريڈرک اعظم ظالم " کے کيا معني هوسکتے هيں ميري حالت ديکهکر خداوند نعمت نے گلدان ميرے هاتهه سے لے ليا اور وه لفظ خود ملاحظه فرماکر اور اس نيلے رنگ کا داغ ميرے رومال پر ديکهه کر کمره سے باهر تشريف لے گئے بس اسي قدر مجهے معلوم هے *

اس پر وارنهدارف نے کها که تمهاري شهادت ختم هوگئي هے تم جاسکتے هو — يهودي نے عدالت کو جهک کر سلام کيا اور جانے هي کو تها که مسٹر البرٹ کهڑے هوئے اور عدالت کو مخاطب کرکے درخواست کي که سليمان يهودي کو ابهي ٹهيرا ليا جاے کيونکه ميں اس سے حسب موقع جرح کے سوالات کرونگا — اس پر عدالت نے اس کو جانے سے منع کرديا اور وه ٹهير گيا *

دوسرا سرکاري گواه کارخانه برلن کا محافظ پيش هوا *

س — " کيا تمهيں ياد هے که گلدان کے پيندے پر کچهه الفاظ لکهے هيں ؟ " *

ج — " هاں مجهے ياد هے که اس پر ' در وصف شاه فريڈرک اعظم ظالم ' لکها هے اور اس کے نيچے ايک شهر اور مهينه کا نام لکها هے "

س — " کيا تم کو معلوم هے که يهه الفاظ کس نے لکهے هيں ؟ " *

ج — " مجهے يقين هے که وه نواب آگسٹس لانسکا نے لکهے هيں " *

س — " کيوں — يقين کيوں هے ؟ " *

ج — " اس لئے که ميں نے موقعه کا جس نے يهه گلدان بنايا هے نواب زاده لانسکا سے يهه کهتا سنا تها که مجهے لکهنا نهيں آتا آپ براه مهرباني گلدان پر ميرا نام لکهديجئے اس وقت تک گلدان کچا تها اور نقش هوسکتے تهے — نواب زاده لانسکا نے ايک عمده اوزار ليا اور چند منٹ تک ميرے سامنے گلدان کے پيندے پر لکهتے رهے بعده ايک کاريگر کے هاتهه گلدان آتشخانه بهيج ديا جهاں غالباً وه فوراً بهٹي ميں رکهه ديا گيا هوگا " *

ابھي اُس کا جواب باقي تھا کہ وارنڈارف نے ایک اور سوال کردیا*

س — " جب آتشدان سے گلدان پک کر نکلا تھا تو کیا تم نے لفظ ظالم اُس پر دیکھا تھا ؟ "*

ج — " آتشدان سے نکلنے کے ایک گھنٹہ بعد میں نے گلدان دیکھا تھا مگر لفظ ظالم کي جگہہ بالکل خالي تھي — میں خود هي اس گلدان کو دوسرے گلدانوں کے ساتھہ محلسرائے شاهي میں سان ساوسي لے گیا تھا اُس وقت تک مجھکو لفظ ظالم کا بالکل علم نہ تھا — پہلي تاریخ ماہ حال کو اعلی حضرت نے مجھے طلب فرماکر وہ لفظ دکھلایا جس کو دیکھکر مجھے سخت تعجب ہوا آتشدان میں پک جانے کے بعد تو کوئي لفظ لکھا نہیں جاسکتا بہر حال یہہ لکھا تو پہلے هي گیا هوگا — جب آتشخانہ سے پک کر نکلا هی اُس وقت پوشیدہ رکھنے کي غرض سے نیلا رنگ بھردیا هی — مجھے یقین اس لیئے هی کہ میں نے سوائے لانسرا نواب زادہ کے اور کسي کو اُس پر لکھتے نہیں دیکھا اور وہ لکھا بھي اُنھي کے خط میں هی - علاوہ اس کے اُنھوں نے بادشاہ سلامت کے لیئے یہہ لفظ پہلے بھي میرے سامنے ایک مرتبہ استعمال کیا تھا - غرض ان باتوں سے میرا یقین کامل هوگیا کہ یہہ لفظ اُنھوں نے لکھا هی "*

بعد ختم شہادت محافظ کارخانہ مسٹر وارنڈارف کي اجازت لیکر جانے هي کو تھا کہ مسٹر البرٹ نے اُسي طرح اس کو بھي جرح کے لیئے ٹھہرا لیا*

اس کے بعد سرکار عالي کي جانب سے دو شہادتیں اور گذریں ایک تو وہ شخص جس کے هاتھہ نواب زادہ نے گلدان آتشخانہ میں بھیجا تھا اور دوسرا وہ شخص جو بھٹي میں برتن پکاتا تھا اور اس گلدان کو بھي اُسي نے پکایا تھا*

پہلے شخص کي حلفیہ شہادت یہہ تھي " میں خود گلدان کو آتشخانہ میں لیگیا تھا اور راستہ میں کسي نے اُس گلدان کو مجھسے نہیں لیا اور نہ کچھہ اُس پر لکھا گیا "*

دوسرے گواہ نے یہہ شہادت دي کہ میں نے اپنے هاتھہ سے اس گادان کو دوسرے ظروف کے ساتھہ بھٹي میں رکھا تھا - میري دانست میں قبل بھٹي میں رکھے جانے کے اُس کو کسي نے هاتھہ تک نہیں لگایا '' اب سرکاري شہادتیں سب ختم هوگئیں اور وارنیڈارف نے اپني تقریر کو زیادہ طول دینا مناسب نہ سمجھا اور صرف یہہ کہا کہ بادشاہ سلامت نے مجھکو نہایت اعتدال سے تقریر کرنے کو کہا هی اور اس وقت ضروري باتیں میں کہہ هي چکا هوں اس لیئے میں اپني تقریر ختم کرتا هوں *

نوجوان ملازم کے چہرہ سے مسٹر وارنیڈارف کے زمانہ تقریر میں نہایت سنجیدگي اور تمکین کے آثار نمایاں رهے — مگر جب اُس نے اپنے دوست کو اُٹھتے دیکھا تو اُس کے چہرہ کا رنگ متغیر هونے لگا اُس نے اپنا سر جنگلہ کي سلاخوں پر رکھدیا اور نہایت تشویش و فکر کي حالت میں کھڑا رہا — سامعین پر بھي اس وقت ایک سناٹا چھایا هوا تھا سواے بادشاہ سلامت کي تلوار کي زنجیر کي آواز کے جس سے وہ کھیل رهے تھے کسي طرف سے کوئي آواز نہیں آتي تھي - مسٹر البرٹ نے اس طرح تقریر شروع کي *

تقریر مسٹر البرٹ

حضور والا — میں اس وقت آپ کے جذبات کو بھڑکانے نہیں کھڑا هوا هوں اگرچہ میري موجودہ حالت کا مقتضا یہي هی مگر میں صبر و استقلال سے کام لونگا اور حتی المقدور سنجیدہ تقریر سے حالات واقعي بیان کرنے کي کوشش کروں گا - میں اعلی حضرت کي مدح و ثنا سے بھي باز رهوں گا کیونکہ میں جانتاهوں کہ جب ایک شخص کي وفاداري میں شبہہ هوتا هی تو اُس کي تعریف و صفت بھي جعل اور فریب پر مبني خیال کي جاتي هی میں جانتاهوں کہ همارے بادشاہ جیسے بادشاہ کو اور هماري بزرگ قوم جیسي قوم کے لیئے ایک نمک حرام یا نمکحرام کے دوست کي تعریف کي حاجت نہیں - هاں اگر لانسکا نواب زادہ پر کوئي جرم ثابت نہ هوا اور اُس کي بریت هوگئي تو وہ اپنے پسندیدہ افعال سے ایسي تعریف و توصیف کردے گا جو اس وقت میں اپنے الفاظ سے کسي طرح نہیں کرسکتا — حضوروالا آپ کي ذکي اور فہیم طبیعتوں سے

مجھے کامل اُمید ہی کہ اب تک کے الزامات کو سماعت فرماکر حضور نے خیال کرلیا ہوگا کہ ملزم کے خلاف کوئی دلیل اثباتی موجود نہیں ہی یعنی کسی نے یہہ نہیں کہا کہ میں نے لانسکا کو لفظ ظالم لکھتے ہوئے دیکھا ہی پہلے گواہ کا یہہ کہنا کہ وہ لفظ نیلے رنگ سے ڈھکا تھا جس کو میں نے اپنے رومال سے دور کیا ہی سب سچ سہی مگر میری سمجھہ میں نہیں آتا کہ اس کا تعلق اصلی جرم و الزام سے کہاں تک ہی — میں جانتا تھا کہ دوسرا گواہ ذرا زیادہ ذی رتبہ و ذی حشمت ہی جرم کا ثبوت اُس کے بیان کے لیئے رکھہ چھوڑا ہوگا مگر اُس شہادت سے ہم کو صرف یہہ معلوم ہوا کہ موصوف نے اپنے نا خواندہ ہونے کو لانسکا نواب زادہ پر ظاہر کرکے اُس سے نام لکھدینے کی درخواست کی اور نواب زادہ نے گواہ مذکور کے روبرو گلدان کے پیندے پر کچھہ لکھدیا اور اُن کے سوا کسی دوسرے کو محافظ صاحب نے اُس پر لکھتے نہیں دیکھا اور وہ لفظ لانسکاهی کے خط میں لکھا تھا اس لیئے قابل گواہ نے یہہ نتیجہ نکال لیا کہ وہ لفظ بھی لانسکا هي نے لکھاہوگا کیونکہ ایک مرتبہ یہہ لفظ بادشاہ سلامت کی نسبت اُن کو کہتے ہوئے پہلے محافظ صاحب نے سنابھی تھا صاف ظاہر ہی کہ یہہ کوئی دلیل اس امر کی نہیں ہوسکتی کہ ہمارے نواب زادہ هي نے وہ لفظ لکھا ہی — ہاں دو شہادتوں سے یہہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہی کہ سواے لانسکا کے اور کسی شخص نے اُس گلدان پر نہیں لکھا ہی ایک شہادت سے معلوم ہوتاہی کہ گلدان لانسکا کے پاس سے آتش خانہ میں بلاکسی کی درمیانی مزاحمت اور روک کے لایا گیا دوسری شہادت کہتی ہی کہ آتش خانہ میں جب تک گلدان کچی حالت میں رکھا رہا اُس کو کسی نے ہاتھہ نہیں لگایا اس لیئے یہہ تسلیم کرنا لابدی خیال کیا گیا کہ وہ لفظ ظالم بھی گلدان کے آتش خانہ میں لیجانے سے پہلے هي کا لکھا ہوا ہی اور اس لیئے سواے لانسکا کے اور کسی نے نہیں لکھا — اس میں مجھے چند سوالات کرنا ہیں کہ آتش خانہ میں لائے جانے سے کتنی دیر بعد وہ گلدان بھتی میں رکھا گیا اور اتنے عرصہ تک گلدان کا کیا ہوتا رہا — وغیرہ — حضور والا میری پہلی بات یاد رکھیئے کہ کوئی اثباتی دلیل ثبوت جرم میں پیش نہیں کی گئی اور اسی حالت میں سواے

احتمالات کے موازنہ کے عدالت کچھہ نہیں کرسکتي واقعي ان احتمالات کا جانچنا
کہ کس طرف احتمال قوي ھی اور کس طرف ضعیف بڑے بڑے ججوں کا کام
ھی ابھی حال میں ایک پرچہ میري نظر سے گذرا ھی جس میں اس موازنہ
کو عدالت هي کا کام بتایا ھی اور لکہا ھی کہ ان سے نتیجے اخذ کرنا خاص
ججوں هي کے لیئے مخصوص امر ھی پس حضور والا جو کچھہ ابھي
تک جناب نے سماعت فرمایا وہ محض احتمالات کو قوي کرنے میں
کام آسکتا ھی ورنہ اثباتي دلیل تو جیسا کہ میں عرض کرچکا کوئي
موجود نہیں ھی اس لیئے عدالت سے درخواست ھی کہ وہ ان تمام
احتمالات کو جو نواب زادہ لانسکا کے خلاف کہئے گئے میں اُن احتمالات
سے جو میں نواب زادہ کے موافق بیان کرونگا نہایت غور سے موازنہ فرماے
اور اپنا قیمتي فیصلہ دے *

حضور والا اگر آپ ذرا غور فرمائینگے تو بخوبي معلوم ھوجاے گا کہ وہ
جملہ خوبیاں جن سے نواب زادہ آراستہ ھی اور جن کے باعث ھم سب
کیا حضور اعلی بادشاہ سلامت تک بھي گو وہ بڑے دقیقہ شناس و نکتہ
رس ھیں اُس کي عزت کرتے اور اُسے عزیز رکھتے ھیں ھاں وہ سب
خوبیاں اُس کے موافق بہترین احتمال ھیں - اُس کي تعلیم اُس کے
چال چلن اُس کي تیز فہمي غرض جملہ خوبیوں کو جس کا آپ کو
ذاتي تجربہ هي خیال فرمائیئے اور پھر سوچیئے کہ کیا وہ ایسا کمینہ کام
کرسکتا تھا اگر کرتا تو کوئي غرض یا مطلب بھي تو ھونا یہاں اُس کا
کوئي مطلب هي نہیں ھوسکتا ھی کیا وہ چاھتا ھی کہ بادشاہ کے ظالم
ھونے کا خیال پھیل جاے تو حضور والا آپ هي سوچیئے کہ کس
آساني سے وہ وھاں اس خیال کو کہیں زیادہ زور و اثر کے ساتھہ پہونچا
سکتا تھا اور پھر کوئي بھي عقل کي بات ھی کہ جو گلدان
خود بادشاہ سلامت کے ھاتھہ میں جانے والا ھو اُسي پر وہ بادشاہ
سلامت کو ظالم لکھے اس ارادے سے کہ اُس کے ظلم کي خبر دوسري جگہہ
پہونچ جاے جس طرح خیال کیجیئے کوئي صورت کوئي وجہہ نہیں
ملتي بجز اس کے کہ ھم لانسکا کو بالکل نادان سمجھیں اور بالکل انساني
عقل سے معرا جانیں تو حضور والا پھر آپ کے ذاتي تجربہ کي صریح بات

هی کہ لانسکا سے تو اُس کی دانشمندی اور عقل و فراست کے ساتھہ
اس طرح جان بوجھہ کر اپنے پیر میں آپ کلہاڑی مار لینا ناممکن نظر آتا
ہی – آپ کو معلوم ہی کہ بادشاہ سلامت بھی اُس کی نیک اور عمدہ
طبیعت کے دلدادہ ہوگئے تھے اور ابتداہی سے اُس کی حوصلہ افزائی شروع
کردی تھی وہ خوب جانتا تھا کہ اُس کی ساری دنیاوی ترقی محض
بادشاہ سلامت کی خوشنودی اور ملک کی پسندیدگی پر منحصر ہی
پھر ان سب آیندہ فائدوں کو ملحوظ خاطر رکھہ کر کسی طرح سمجھہ
میں نہیں آتا کہ اُس کو اُس لفظ کے لکھنے کا کیا جنون سوار تھا یا وہ
کیوں ایسا آپے سے باہر ہوگیا تھا کہ کوئی خوشی اور کوئی فائدہ
اُس کی سمجھہ میں اُس لفظ لکھنے کے برابر نہ تھا *

کہا گیا ہی کہ بادشاہ سلامت کے اُس حد سے زیادہ احسان اور ایک
طرح کی جان بخشی سے جولانسکا نواب زادہ کی ایک کوتاہ اندیش حرکت
پر اعلی حضرت نے ابھی حال میں مبذول فرمائی تھی اور جسکو فصیح
وکیل طرف ثانی نے نہایت عمدہ پیرایہ میں بیان کیا ہی اُس کے نمکحرام
دل پر کچھہ اثر نہیں ہوا اور اُس نے ساری مہربانیوں کو فراموش کرکے
اُلٹا ضرر رسانی کا شیوہ اختیار کیا —— اس واقعہ کے بیان سے جرم کو زیادہ
نفرت انگیز اور قابل شرم بنانا چاہا ہی مگر میری رائے اور سمجھہ میں
تو یہہ ایک بڑا احتمال اُس کے عدم ارتکاب جرم کا ہی – جن احباب کو
اُس سے سابقہ پڑا ہی اور جن کو اُس کے دل کی حالتوں کی اطلاع کا
موقع ملا ہی وہ جانتے ہیں کہ اُس میں کس قدر وفاداری اور احسانمندی
کا مادہ ودیعت ہی دوستوں کی ہمدردی اور اُن کے ذرا ذرا سے سلوک
اور اُن کی ایک ایک بات کا جیسا اثر اس نواب زادہ کے دل پر پڑتا
ہی وہ عدالت سے پوشیدہ نہیں ہی میں مثالیں کثرت سے پیش کرسکتا
ہوں مگر اس وقت تو جو سمین عدالت کے روبرو ہی وہ اس کی تصدیق کے
لیئے کافی ہی – اس جماعت پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہی کہ کتنے دل
اُس کے لیئے آنکھوں سے نکلے پڑتے ہیں کتنے چہرے اُس کی خاطر مغموم
نظر آ رہے ہیں —— کیا عوام و خواص کی یہہ ہمدردی کسی ایسے دل
کے لیئے ہوسکتی تھی جو احسان فراموش ہو اور جس پر دوسروں کی
مہربانی کا اثر نہ پڑا ہو – نہیں ہرگز نہیں —— قطع نظر ان سب باتوں

کے ایک یہہ بات اُس کے لیئے عام طور پر مسلم ھی کہ وہ نہایت صاف دل اور بے لاگ بات کہنے اور کرنے والا ھی جس پر اُسکی اکثر کوتہ اندیش اور نادان حرکتوں کو محمول کیا جاتا ھی تو جب ایک دل کو ھم صاف اور بے ریا مانتے ھیں، تو پھر وہ کس طرح خود غرض اور مکار ھوسکتا ھی ؟ حضور والا جس پہلو سے دیکھیئے کوئی بات ایسی نظر نہیں آتی جس سے یقین تو یقین شبہہ بھی کیا جاے کہ واقعی نواب زادہ لانسکا نے یہہ لفظ لکھا ھی - یہی وجہ تھی کہ میں نے جب مجھکو اس واقعہ کی اطلاع ھوئی باور نہ کیا اور پیروی پر آمادہ ھوا چنانچہ میرا خیال صحیح ثابت ھوا اور ایسے ثبوت ملتے گئے جو میرے احتمالات کے بالکل موافق ھیں ـــ میں اب شہادتوں کی طرف رجوع کرتا ھوں اور خواہ مخواہ فصاحت اور خوش بیانی سے کام نکالنا نہیں چاھتا جس سے حضور والا آپ پر پوشیدہ نہیں ھی کہ بسا اوقات سچائی اور حقیقت حال کے چھپانے کا بھی کام لیا جاتا ھی اب میں اپنی تقریر ختم کرتا اور عدالت عالی کی قابل قدر توجہ شہادتوں کی جانب رجوع کرتا ھوں *

مسٹر البرٹ نے جرح کے سوالات شروع کیئے اور آتشخانہ میں گلدان لانے والے سے ابتدا کی *

البرٹ " کہا تم نے گلدان اُس آدمی کے ھاتھہ میں دیا تھا جس نے اُس کو بھٹی میں رکھا ؟ " *

گواہ " نہیں جناب ـــ میں نے گلدان ایک کشتی پر رکھدیا تھا جو بھٹی کے قریب ایک میز پر رکھی تھی ؟ " *

س " یہہ بات تمھیں خوب یاد ھی اور یاد ھی تو کیوں یاد ھی ؟ " *

ج " جناب اس وجہ سے مجھے یہہ بات خوب یاد ھی کہ پہلے تو میں نے گلدان کو کشتی کے کنارہ پر رکھا تھا ـــ مگر وھاں وہ گرنے لگا میں نے فوراً پکڑ لیا وہ ٹوٹتے ٹوٹتے بچا اور میں بہت ڈر گیا - اس لیئے پھر میں نے کشتی کے بیچ کے ظروف ادھر ادھر ھٹا کر جگہہ نکالی اور اُس کو وھاں رکھا ـــ مجھے اس لیئے خوب یاد ھی ـــ ایسا ھی ھوا ھی " *

البرت "اچھا - بس اب تم سے دوسرے سوال کي حاجت نہيں" *

اب برتن پکانے والے شخص کي نوبت آئي اور اُس سے اس طرح جرح کي گئي *

البرت "کيا تم نے اُس شخص کو جو آتش خانہ ميں يہہ گلدان لايا تھا اور جس سے ابھي سوال ھوئے ھيں ديکھا تھا کہ اُس نے يہہ گلدان کہاں رکھا تھا ؟" *

گواہ — "ھاں جناب ديکھا تھا — اُس نے يہہ گلدان لاکر کشتي پر رکھا تھا" *

البرت "تمھيں خوب ياد ھي ؟" *

گواہ "ھاں خوب ياد ھي اس ليئے کہ اس نے مجھے پکار کر اور جتاکر کہديا تھا — ديکھو وليم اب يہہ گلدان سنبھلا رکھا ھي پہلي جگہہ سے ابھي گرتے گرتے بچ گيا ھي اس پر ميں نے مونہہ پھير کر ديکھا تو گلدان کشتي ميں نہايت احتياط سے رکھا تھا — مجھے خوب ياد ھي" *

البرت "اُس وقت اور کيا ھوا تھا ؟" *

گواہ "ھوا کيا تھا — اُس نے مجھہ سے کہا کہ جلد پکانے کے ليئے بھٹي ميں رکھدو — آگ کو اُس وقت دير ھوگئي تھي — ميں نے کہديا کہ جب آگ طيار ھوجائيگي رکھدونگا — اور تو مجھے کچھہ ياد نہيں پڑتا — يہي ھوا اور کيا ھوتا" *

البرت "بھٹي ميں رکھہ جانے سے پہلے کتني دير تک يہہ گلدان کشتي ميں رکھا رھا تھا ؟" *

گواہ "ٹھيک ٹھيک تو ميں بتلا نہيں سکتا — پندرہ يا بيس يا زيادہ سے زيادہ تيس منٹ تک رکھا رھا ھوگا" *

البرت "ٹھيک پل لمحہ ياد رکھنے کي ضرورت بھي نہيں ھي — تم يہہ بتلاؤ کہ کيا تم اُس کو اتني دير تک برابر ديکھتے رھے تھے يا تمھاري نظر سے وہ کچھہ دير غايب بھي رھا" *

گواہ "ميں اُسے تکتا نہيں رھا اور رھتا بھي کيوں وہ تو نہايت سنبھلا رکھا ھوا تھا" *

البرت " یہہ تمہیں یاد ہی کہ تم نے جب اس کو بھٹی میں رکھنے کے لیئے اُٹھایا تھا تو کس جگہہ سے اُٹھایا تھا ؟ " *

گواہ " اُس وقت وہ میز کے بیچوں بیچ میں رکھا تھا " *

البرت " خوب یاد کرو کیا وہ اُس وقت کشتی میں نہیں تھا ؟ " *

گواہ " ہاں شاید کشتی میں نہ تھا " (ذرا ٹھیر کر) بے شک مجھے اب خوب یاد آگیا وہ کشتی پر ہرگز نہیں تھا — کشتی تو میں معہ دوسرے ظروف کے پہلے اُٹھاکر لیگیا تھا — اس گلدان کے لیئے پھر آیا تھا تب دیکھا تو یہہ میز پر ظروف کے بیچ میں رکھا تھا " *

البرت " سواے تمہارے کیا کوئی اور شخص بھٹی کے قریب یا اُس کمرہ میں جس سے گلدان لایا گیا تھا موجود تھا یا آیا تھا ؟ " *

گواہ " میرے خیال میں کوئی بھی موجود نہ تھا کیونکہ وہ وقت کھانے کا تھا سب کھانے چلے گئے تھے صرف میں برتن رکھنے کی غرض سے رہ گیا تھا *

البرت " تو پھر کیا تمہیں نے گلدان کو کشتی پر سے اُتارا تھا ؟ " *

گواہ " نہیں جناب — میں نے عرض کیا ہی کہ میں نے اُس کو میز پر سے لیا تھا نہ کہ کشتی پر سے وہ تو اُس وقت کشتی پر تھا ہی نہیں " *

البرت " ہاں یہہ تو تمنے ابھی کہا ہی کہ بھٹی میں رکھنے کے لیئے تم نے گلدان میز پر سے لیا تھا مگر تم یاد تو کرو اُس شخص کو تو تمنے گلدان کشتی میں رکھتے ہوئے دیکھا تھا — تمنے ابھی تو کہا ہی ہی اور وہ بات تمکو خوب یاد ہی " *

گواہ " ہاں — ہاں — یاد تو خوب ہی " *

البرت " پھر گلدان کشتی سے میز پر خود تو نہیں آگیا — اُس کو کسی نے کشتی سے اُٹھاکر میز پر رکھا ہوگا " *

گواہ " یہہ میں نہیں کہہ سکتا کہ اُس کو میز پر کون لایا میں بھٹی کی آگ درست کرنے میں مشغول تھا — لوگ آکے چلے گئے ہونگے — دروازہ کی طرف میری پشت تھی میں نے کسیکو نہیں دیکھا " *

البرٹ "مہربان ذرا غور کرو شاید یاد آجائے

گواہ کچھہ دیر تک نہایت غور سے سوچتا رہا اور پھر یکایک نہایت کشادہ روئی سے بولا *

گواہ "هاں - هاں جناب اب مجھے یاد آگیا خوب یاد آیا سلیمان یہودي اندر آیا تھا پہلے تو اُس نے مجھہ سے پوچھا کہ صوفیہ کہاں هے پھر اُس نے گلدان اُٹھا لیا وہ اُس کے پھندے کي طرف دیکھہ رہا تھا — جب میں نے دیکھا تو بولا کہ اُس کے پھندے میں ایک شعر لکھا هے — اُس نے اور بھي کچھہ کہا مگر میں نے سنا نہیں میں تو بھٹي میں آگ روشن کرنے میں مصروف هو رہا تھا" *

البرٹ "خیر - بس اب تمہاري شہادت پوري هو گئي" *

اس کے بعد صوفیہ کے شوهر کي شہادت هوئي اُس نے حلفیہ اظہار دیا کہ ۲۹ اپریل کو جب کہ پرشیا کا گلدان طیار هوچکا تھا میں صوفیہ سے جب کہ وہ کھانا کھانے جارهي تھي گلي میں ملا - جب میں نے اُس سے گلدان کے دیکھنے کے لیئے کہا تو اُس نے جواب دیا کہ اگر آپ ذرا پہلے تشریف لاتے تو دیکھہ بھي لیتے اور اُس پر میرا نام بھي لکھدیتے افسوس هے کہ میں نے نواب زادہ سے نام لکھوایا اُن سے کہتے هوئے کہ میں لکھنا نہیں جانتي مجھے بہت شرم آئي مگر اب تو آپ اُسے دیکھہ نہیں سکتے بھٹي میں چڑھا دیا گیا هوگا — تاهم میں دوڑا گیا کہ شاید بھٹي میں چڑھائے جانے سے پہلے دیکھنے کو مل جائے — آتش خانہ کے دروازہ پر مجھے سلیمان یہودي ملا اور اُسنے مجھہ سے کہا کہ گلدان کبھي کا بھٹي میں چڑھا دیا گیا اُس وقت میں نے کچھہ خیال نہیں کیا اب معلوم هوتا هے کہ وہ مجھے اندر جانے سے روک رہا تھا کیونکہ اُس نے فوراً هي میرے هاتھہ میں هاتھہ ڈالا اور گلي کي طرف مڑکر روپیوں کا ذکر چھیڑ دیا کہ صوفیہ کے والدین کو وہ ایک بڑي رقم بھیجنے والا هے" *

مسٹر البرٹ " - کیوں یہہ کیسا روپیہ وہ بھیجنے والا تھا ؟" *

گواہ" صوفیہ کے لیئے " *

البرٹ " کیا صوفیہ نے اُس سے قرض لیا تھا ؟" *

گواہ " نہیں قرض تو نہیں لیا تھا بات یہہ ہی کہ صوفیہ کے والدین نہایت ضعیف ہیں اسی کی کمائی پر بسر کرتے ہیں جب بیچاری کو کارخانہ سے فرصت ملتی وہ اُس کا کام کردیا کرتی تھی کیونکہ اُس نے اُنہیں روپیہ بھیجنے کا پکا وعدہ کرلیا تھا موجک لاتین کے شیشے اور کچھہ چھوٹی تصویریں اُس کی صوفیہ نے رکھ دی تھیں " *

البرٹ " کیا ٹھیک وعدہ پر اُس نے روپیہ بھیجدیا تھا ؟ " *

گواہ ـ نہیں جناب صوفیہ جب مکان کو گئی تو معلوم ہوا کہ یہودی صاحب نے ایک حبہ نہیں بھیجا ہی " *

البرٹ " کیا تم نے سلیمان یہودی کو کبھی صوفیہ کے سوکسفی جانے کے بارہ میں بھی کچھہ کہتے سنا ہی ؟ " *

گواہ " ہاں سنا ہی — چونکہ صوفیہ اُس کے بہت کام آیا کرتی تھی اُس نے کئی بار مجھہ سے یہیں برلن میں بس جانے کو کہا تھا — ایک مرتبہ بولا کہ مجھے اُمید ہی صوفیہ سوکسفی کو واپس نہیں جائیگی * صوفیہ کو الہام ملنے سے ایک ہفتہ پہلے جب میں اُس سے ملا اور صوفیہ کی کمائی کی بہت کچھہ اُمید ظاہر کی تو اُسکو کچھہ رنج سا معلوم ہوا اور کہنے لگا کہ خیر ابھی اُس کا جانا یقینی نہیں ہی *

البرٹ " کیا تمنے اس یہودی کو نواب زادہ لانسکا کی نسبت بھی کچھہ کہتے سنا ہی ؟ " *

گواہ ہاں جناب — کوئی دو ماہ کا عرصہ ہوا جب میں اس یہودی سے گلی میں باتیں کر رہا تھا کہ میں نے نواب زادہ کو آتے دیکھا تو اس سے پوچھا کہ یہہ کون ہیں — تب اُس نے جواب دیا کہ یہہ نواب زادہ لانسکا ہی اس سے مجھے سخت نفرت ہی اور کسی نہ کسی دن میں اس سے بدلا لیکر رہونگا — جب میں نے نفرت کا سبب پوچھا تو اُس نے کہا کہ یہہ عیسائی کتا ہمارے یہودی دستہ کی بہت ہنسی اڑاتا رہتا ہی آج ہی میرا لڑکا کچھہ ورزشی کام بادشاہ عالم پناہ کے روبرو کرنے کو جا رہا تھا کہ اس نے اس پر بڑے قہقہے لگائے - میں کسی نہ کسی دن ضرور بدلا لیکر رہونگا " *

البرٹ " بس مہربان بس اب زیادہ تکلیف نہیں دونگا " *

اس کے بعد ایک رنگ فروش عدالت کے روبرو شہادت کے لئے پیش کیا گیا - رنگ فروش کی حلفیہ شہادت یہہ ہوئی کہ ۳۰ اپریل کو سلیمان یہودی میری دکان پر آیا اور مجھہ سے نیلے رنگ مانگے میں نے رنگ دیئے تو ایک کاغذ جیب سے نکالا اور وہ اُس کی پشت پر سب رنگوں کو خوب جانچ رہا تھا اور ایک رنگ کو پسند کر کے اُس میں سے کچھہ خرید لیا جس رنگ میں سے اُس نے کچھہ حصہ خریدا ہی میں اپنے ہمراہ لیتا آیا ہوں دیکھئے یہہ ہے *

البرٹ کے کہنے پر وہ رنگ فروش کا لایا ہوا رنگ ججوں کو دیا گیا جنہوں نے اُس کو گلدان کے پھندے کے رنگ سے ملایا تو بالکل ایک ہی ثابت ہوا *

البرٹ (رنگ فروش سے مخاطب ہوکر) " کیا تمکو معلوم ہی کہ وہ کاغذ جس پر یہودی نے رنگوں کو جانچا تھا کہاں ہی ؟ " *

رنگ فروش " وہ کاغذ میرے پاس ہی - جب یہودی دکان سے چلا گیا تو تختہ کے نیچے مجھے اُس کا وہ کاغذ ملا میں نے واپس کرنے کی نیت سے اُسے رکھہ چھوڑا کیونکہ اُس کی پشت پر کچھہ لکھا تھا جس کو میں سمجھا تھا کہ شاید یہہ تحریر اُس کے کام کے ہوگی - مگر یہودی میری دکان پر پھر آیا نہیں اور میں وہ کاغذ بھولا رہا یہاں تک کہ آپ نے ایک ہفتہ گذرا مجھہ سے اس معاملہ کی تفتیش میں وہ کاغذ مانگا اور اس کو دیکھکر ہدایت کردی کہ جب تک نواب زادہ لانسکا کا مقدمہ نہ ہوجاے وہ کاغذ کسی کو ندینا چنانچہ میں نے اُس کو سنبھال کر رکھہ چھوڑا اور آج اُسکو یہاں لیتا آیا ہوں - لیجیئے وہ کاغذ یہہ ہی - وہ کاغذ ججان عدالت کو دیا گیا جس کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اُس پر جو نیلے داغ تھے وہ گلدان کے نیلے دھبوں سے بالکل ملتے تھے اب البرٹ نے یہودی سے وہ رومال طلب کیا جس پر اُس نیلے رنگ کے چھڑانے میں داغ پڑگئے تھے - اب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ گلدان کے داغ اور کاغذ اور رومال کے دھبوں کا رنگ ایک ہی تھا - جب ججان عدالت کو رنگ کے ایک ہی ہونے کا یقین ہوگیا تو البرٹ نے درخواست کی کہ وہ اس تحریر کو ملاحظہ فرمائیں جو کاغذ کی پشت پر ہے — ججان عدالت کے

یہہ دیکھکر نہایت حیرت ہوئي کہ اُس پر لفظ ظالم کئي جگہہ لکھا ھی گویا کہ کسي دوسرے کے خط کي مشق کي گئي ھی ان الفاظ میں ایک لفظ تو بالکل گلدان کے لفظ ظالم کے مشابہ تھا - اس وقت البرٹ نے ایک اور بات جو اس سے پہلے کسي کے دھیان میں نہیں آئي تھي یہہ بتلائي کہ گلدان کے لفظ ظالم کا حرف میم دوسري میموں سے جو اُس تحریر کے دوسرے الفاظ میں موجود ھی بالکل مخالف ھی یعني اور حروف کي نقل تو ٹھیک اُتر گئي تھي مگر حرف میم لانسکا کے خط میں ٹھیک ٹھیک نہیں لکھا گیا تھا ٭

جب مسٹر البرٹ چیف جسٹس و دیگر ججان عدالت کو سب ضروري باتیں سنا اور دکھلا چکا تو بہت دیر ہوگئي تھي سب لوگ تھک گئے تھے اور کھانے کا وقت قریب تھا اس لئے اُس نے کوئي تقریر نہیں کي اور سب احتمالات کو ججان عدالت پر چھوڑ دیا کہ وہ لانسکا کي عصمت اور سلیمان یہودي کي سچائي و ایمانداري کے احتمالات کا موازنہ فرمائیں- چیف جسٹس نے ججان عدالت کو تمام مقدمہ کا خلاصہ اس حسن و خوبي سے سنایا کہ اگر انگریزي عدالتوں کے جج سنتے تو وہ بھي رشک کرتے - بعدہ ججان عدالت نے اجلاس ھي پر متفق علیہ اپنا یہہ فیصلہ دیا کہ نواب زادہ لانسکا بالکل بیگناہ ھی چیف جسٹس نے اس فیصلہ کا اعلان کیا اور چاروں طرف سے خوشي کے نعرے بلند ہونا شروع ہوئے تمام عدالت گونج رھي تھي کہ اتنے میں آواز آئي خاموش ! یہہ وہ آواز تھي جس کے حکم کي تعمیل ھر موقع پرخواہ کیسا ھي بڑا اجتماع کیوں نہو بلاتامل کي جاتي تھي— اس کے سنتے ھي سب لوگ بادشاہ سلامت کي طرف دیکھنے لگے - خداوند نعمت نے فرمایاکہ عدالت برخاست ہوتي ھی میرا فیصلہ بھي وھي ھی جو ججان عدالت نے دیا ھی - (پھر نواب زادہ لانسکا کي طرف مخاطب ہوکر) " اور اے نواب زادہ لانسکا مجھے تم سے یہہ کہنا ھی کہ میں نے تمھاري تلوار کے چھیننے میں بہت جلدي کي تم اب اُس کي بجاے میري تلوار زیب تن کرو " (یہہ کہکر کمر سے تلوار کھولکر لانسکا کي طرف بڑھادي) (پھر البرٹ کي طرف مخاطب ہوکر) " اور اے مسٹر البرٹ تم نے اپنے دوست کے بچانے میں جن ھتیاروں سے کام لیا ھی وہ ھمارے اسلحہ

سے کہیں بہتر ہوں اور اس لیئے تم کو ہماري تلوار کي کچھہ حاجت نہیں تاهم تم یاد رکھو کہ تمہارے نا یاب هتیاروں کو بلا انعام دیئے اور بلا اُن سے کوئي اعلیٰ خدمت لیئے هرگز نہیں رهنے دونگا " *

اس وقت ایک شخص وهاں ایسا موجود تها جس کو لانسکا و البرت کایہہ اعزاز گوارا نہ تها وہ ایک گوشہ میں اپني قسمت کا فیصلہ سننے کے لیئے خاموش ٹهہرا رها تها — اس یہودي کے لیئے قلعہ رسپانڈا میں قید کي سزا نہ تهي بلکہ اُس کي سزا پاٹسڈم کے گلي کوچوں کي خاکروبي تهي جن میں نواب لانسکا کے محل کے سامنے کا احاطہ بهي شامل تها اجلاس برخاست هو گیا اور سارے حاضرین خوش خوش بادشاہ سلامت کي تعریف کرتے اور البرت کي همت و جرات کي داد دیتے هوئے اپنے اپنے مکانوں کو روانہ هو ئے *

شاہ فریڈرک اعظم نے بیگم صاحبہ والدہ لانسکا کے مکان کو اپني تشریف آوري سے زینت بخشي اور وهیں نواب زادہ و مسٹر البرت و انگریز سیاح کے ساتهہ کهانا تناول فرمایا وهاں سے سیدهے پریڈ پرتشریف لے گئے اس وقت لوگوں نے دیکها کہ حضور عالم پناهي بهي لانسکا کي تلوار زیب تن کیئے هوئے تهے *

بیگم صاحبہ (انگریز سیاح سے مخاطب هوکر) " آپ غالباً تسلیم کرینگے کہ همارا بادشاہ بادشاہ اعظم هی — کیونکہ آپ کو معلوم هوگا کہ سوائے بڑے لوگوں کے اپني غلطي اس طرح کوئي تسلیم نہیں کرتا"

سیاح (جوهمیشہ اپني بات پر قایم رهنےکا عادي تها) بیگم صاحبہ ! آپ بهي غالباً مان گئي هونگي کہ یہہ همارا انگریزي تحقیقات کا طریقہ تها جس نے بادشاہ سلامت سے اپني غلطي منواکر چهوڑي " *

البرت " غالبا - آپ بهي همارے خداوند نعمت کي بہت تعریف کرتے هونگے کہ اُنهوں نے اسطرح مقدمہ کي سماعت کیئےجانیکي اجازت دیدي " *

سیاح " ضرور ایک حد تک میں آپکے بادشاہ سلامت کي تعریف کرتا هوں مگر اے اهل پرشیا دیکهو - یہہ طرز سماعت آپ لوگوں کے لیئے تو بڑي مہرباني و الطاف خسروانہ سمجها جاتا هی مگر همارے یہاں ادنیٰ آدمي کا بهي یہہ حق سمجها جاتا هی کہ اُس کے مقدمہ کي تحقیقات اس طرح کي جاے — اگرچہ میں آپ کے بادشاہ سلامت کي بهي بہت تعریف کرتا هوں مگر اُس سے کہیں زیادہ اپنے یہاں کي طرز حکومت کا مداح هوں *

کتب خانہ

جامعۂ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس [illegible]، مجلس انتظامی، مجالس شعبہ جات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲- اساتذہ جامعۂ عثمانیہ و کلیات ملحقہ و گزیٹیڈ عہدہ داران جامعہ [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ اور اراکین دار الترجمہ دس کتابیں ایک [illegible] دو کتابیں بی۔ اے۔ اور انٹرمیڈیٹ و تحتانی جماعتوں کے

۳- طلبائے ایم۔ اے، ایل ایل بی [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ طلبہ تین کتابیں [illegible] ہوں تو طلبہ کے بجائے طلبہ پانچ کتابیں [illegible] لیا جائیگا۔

۴- مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ کی جائیں گی تو [illegible] ایک آنہ یومیہ فی کتاب [illegible] لازم ہے۔

۵- بشرط موقع کتابیں [illegible] کتب خانہ میں کتاب کا [illegible] خراب ہو جائیں تو [illegible] واری

۶- کتابیں گم یا خراب ہو جائیں یا ان پر نشان لگایا جائے [illegible] عائد ہوگی۔

۷- کتابوں پر کسی قسم کا نشان نہ لگایا جائے۔

۸- قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہ کی جا سکیں گی۔ فقط